5

ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے محدود خسارے کے سبب پاکستان کے بیرونی بفرز مضبوط ہوتے رہے۔ بنیادی طور پر تجارتی خسارے میں اضافے کے باعث جاری کھاتے کا توازن خسارے میں تبدیل ہوگیا ، کیونکہ برآمدات میں کمی آئی جبکہ درآمدات اقتصادی سرگرمیوں کی رفتار کے ساتھ تیزی سے بڑھ گئیں۔ تاہم ، کارکنوں کی مستحکم ترسیلاتِ زر نے اشیا و خدمات کی تجارت اور بنیادی آمدنی کے کھاتوں میں مشترکہ خسارے کو جزوی طور پر پورا کیا۔ اسی اثنا میں ، سرکاری ادائیگیوں کی بدولت مالی کھاتے میں رقوم کی خالص آمدن میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ، جبکہ نجی سرمائے کی آمد نسبتاً کمزور رہی۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی منڈی سے خریداری اور سرکاری قرضوں کی خالص ادائیگیوں نے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے رجحان کو سہارا دیا۔ نتیجتاً ، زرمبادلہ کے ذخائر کی درآمدی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت مزید بہتر ہوئی اور شرحِ مبادلہ مجموعی طور پر مستحکم رہی۔

Foreign Exchange Reserves and Current Account

(billion US$)

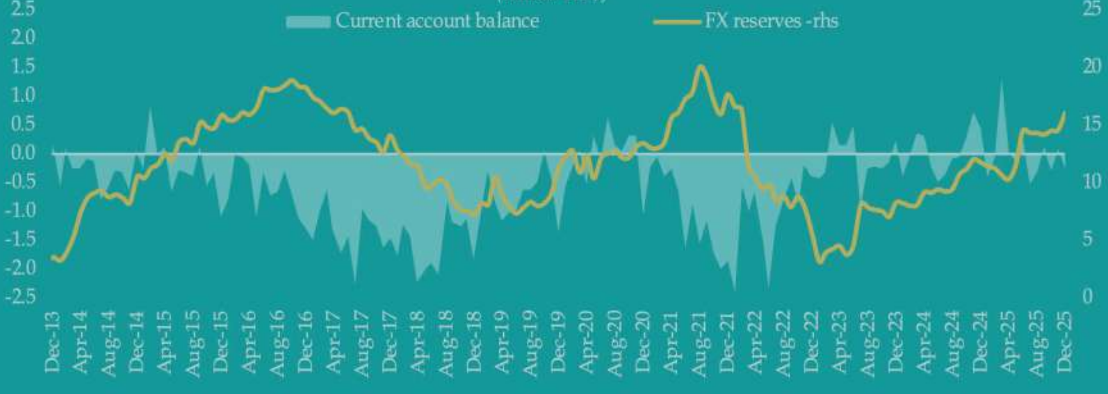

5 ادائیگیوں کا توازن

5.1 عالمی اقتصادی پیش رفت

عالمی معیشت 2025ء کے دوران تجارتی غیر یقینی صورتِ حال اور جغرافیائی سیاسی کشیدگی کے باوجود مستحکم رہی۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ 2024ء کی طرح 2025ء میں بھی عالمی جی ڈی پی کی نمو 3.3 فیصد پر مستحکم رہے گی (**شکل 5.1**)۔ 2025ء کے اختتام پر عالمی تجارتی حجم میں بھی اضافہ دیکھنے میں آیا کیونکہ تجارتی پالیسی سے متعلق غیر یقینی صورتِ حال (ٹی پی یو) میں کمی آئی۔ تاہم، ترقی یافتہ معیشتوں (اے ایز) اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) دونوں میں مہنگائی برقرار رہی، جس کے باعث مرکزی بینکوں نے محتاط زری پالیسی کا رویہ اپنائے رکھا۔[1] ان تمام عوامل کے باوجود، عالمی مالی حالات مجموعی طور پر سازگار رہے، جس نے عالمی سرمائے کے بہاؤ اور سرحد پار سرمایہ کاری میں مدد ملی۔[2]

عالمی اقتصادی سرگرمیوں میں مضبوطی کو صارفین کے بڑھتے ہوئے اخراجات، ٹیکنالوجی سے متعلق سرمایہ کاری میں اضافے[3]، اور امریکہ کی جانب سے ممکنہ ٹیرف میں اضافے کے پیشِ نظر تجارت اور پیداوار کو بڑھانے (front-loading) کے پیشگی اقدامات کے اثرات سے تقویت ملی۔ مزید برآں، تجارتی مذاکرات، متوازن پالیسی اقدامات، اور بہتر پالیسی مبادیات[4] نے توقعات سے بہتر شرح نمو حاصل کرنے میں مدد دی۔ تاہم، ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) کی نمو یکساں نہیں رہی۔ امریکہ کی سست رفتار نمو کے باعث ترقی یافتہ معیشتوں کی مجموعی نمو میں کمی آئی، جبکہ ای ایم ڈی ایز میں شرح نمو میں معمولی اضافہ دیکھا گیا، جس میں بھارت نمایاں محرک تھا۔

شکل 5.1: حقیقی جی ڈی پی نمو

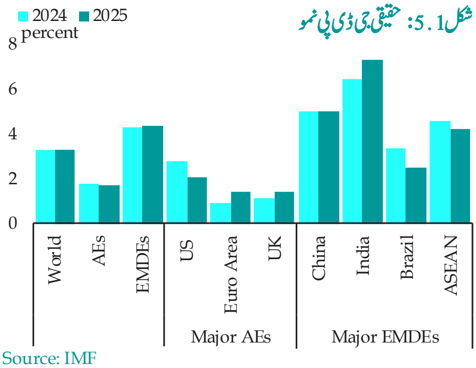

Source: IMF

عالمی تجارت میں بحالی کو متعدد عوامل نے سہارا دیا، جن میں امریکہ کی جانب سے ٹیرف میں نرمی، تجارتی پالیسی سے متعلق غیر یقینی صورتِ حال میں کمی، عالمی رسدی زنجیروں کی منتقلی[5]، اور کاروباری اداروں کی بلند مطابقت پذیری شامل ہیں (**شکل 5.2**)۔ مزید برآں، ٹیکنالوجی سے متعلق تجارتی بہاؤ میں اضافہ، جو بیشتر ترقی یافتہ معیشتوں کی جانب سے ہوا، نے مجموعی عالمی تجارتی نمو کو تقویت دی (**شکل 5.3**)۔

---

[1] مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران 54 مرکزی بینکوں نے 185 فیصلوں میں سے 66 میں شرح میں کمی کی، 117 میں شرح برقرار رکھی، اور 2 مرتبہ شرح میں اضافہ کیا۔

[2] 2025ء میں عالمی بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کی آمد میں 14 فیصد اضافہ ہوا اور یہ 1.6 ٹریلین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ یورپی یونین تھی، جبکہ ترقی پذیر معیشتوں میں سرمائے کا اخراج (disinvestment) دکھائی دیا۔ ماخذ: یو این سی ٹی اے ڈی، عالمی سرمایہ کاری کے رجحان کا نگران، نمبر 50، جنوری 2026ء۔

[3] 2025ء کے دوران ترقی یافتہ معیشتوں، بالخصوص امریکہ میں آئی سی ٹی یا ٹیکنالوجی سے متعلق سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ ہوا۔ صرف امریکہ میں 2025ء کی دوسری ششماہی میں ڈیٹا سینٹرز کی تعمیر میں حقیقی سرمایہ کاری میں 21 فیصد (سالانہ) اضافہ ہوا۔ ماخذ: او ای سی ڈی اقتصادی منظر نامہ، دسمبر 2025ء، جلد 2/2025ء، نمبر 118۔

[4] ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں نے حالیہ عالمی دھچکوں کا ماضی کے مقابلے میں بہتر طور پر مقابلہ کیا، جس کی وجہ پالیسیوں کی بڑھتی ہوئی ساکھ، مرکزی بینکوں کی خود مختاری، بہتر مالیاتی نظم و ضبط، اور مقامی کرنسی کی منڈیوں کی گہرائی میں اضافہ ہے۔ ماخذ:: آئی ایم ایف، عالمی اقتصادی منظر نامہ، اکتوبر 2025ء، باب 2، ابھرتی ہوئی منڈیوں کی مضبوطی: خوش قسمتی یا مؤثر پالیسیاں؟

[5] نیشنل بیورو آف اکنامک ریسرچ، عالمی رسدی زنجیروں کی منتقلی، دی ڈائجسٹ، فروری 2026ء۔

شکل5.2: امریکی مؤثر ٹیرف شرح اور تجارتی پالیسی کے متعلق بے یقینی

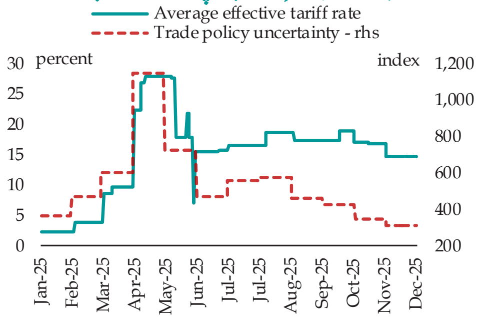

Sources: The Budget Lab; World Uncertainty Index

اسی دوران، اجناس کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی دکھائی دی، جس کی وجہ توانائی اور زرعی اجناس کی قیمتیں تھیں، جو عالمی رسد میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے (شکل 5.4)۔[6]، [7] دوسری جانب، دھاتوں و معدنیات اور قیمتی دھاتوں کی قیمتیں تیزی سے بڑھ گئیں۔[8] بالخصوص، سونے اور چاندی کی قیمتیں بڑھتی ہوئی طلب اور بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاسی غیر یقینی کی وجہ سے تاریخی بلند سطح تک پہنچ گئیں۔

شکل5.3: عالمی تجارت

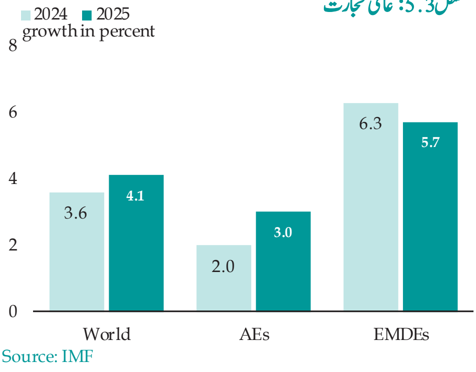

Source: IMF

شکل5.4: اجناس کی عالمی قیمتیں

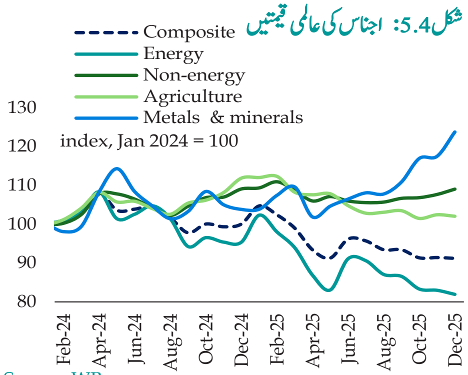

Source: WB

2025ء کے دوران عالمی مہنگائی میں تسلسل کی وجوہات میں خدمات کے شعبے میں مستقل مہنگائی، مزدوری کی اجرتوں پر دباؤ، اور بلند ٹیرف کے اثرات شامل تھے (شکل 5.5)۔ تاہم، ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی و ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی کے مختلف رجحانات ان کے متعلقہ اہداف کے مقابلے میں مختلف النوع زری پالیسی فیصلوں کا سبب بنے۔ ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینکوں نے شرح سود میں کمی کی، جبکہ ابھرتی معیشتوں کے مرکزی بینکوں نے یا تو شرح سود میں اضافہ کیا یا اسے برقرار رکھا۔ اس کے نتیجے میں مالی حالات میں نرمی آئی (شکل 5.6)، جس نے ای ایم ڈی ایز کی جانب مالی بہاؤ کو سہارا دیا۔[9]

پاکستان کی معیشت پر اس عالمی پیش رفت کے ملے جلے اثرات مرتب ہوئے۔ عالمی سطح پر اجناس کی کم قیمتوں نے درآمدی بل کو محدود رکھنے میں مدد دی اور مستحکم عالمی معاشی سرگرمیوں نے کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں اضافے کو تقویت دی۔ مزید برآں، خطے کے بعض حریف ممالک کے مقابلے میں پاکستان پر امریکہ کی جانب سے کم ٹیرف نے اہم برآمدی

[6] 2025ء میں عالمی تیل کے ذخائر بڑھ کر 8.2 ارب بیرل تک پہنچ گئے، جو 2021ء کے بعد بلند ترین سطح ہے۔ ماخذ: آئی ای اے، مشرقِ وسطیٰ اور عالمی توانائی کی منڈیاں، رسائی کی تاریخ 11 مارچ 2026ء۔

[7] شمالی نصف کرے میں بہتر فصل اور مشروبات کی وافر رسد کے ساتھ ساتھ عالمی معاشی دباؤ (headwinds) کے باعث زرعی اجناس کی مارکیٹ کی قیمتوں پر دباؤ رہا۔ ماخذ: عالمی بینک، غذائی تحفظ کی اپ ڈیٹ، دسمبر 2025ء۔

[8] عالمی بینک کے مطابق، دھاتوں اور معدنیات میں ایلومینیم، تانبا، خام لوہا، سیسہ، نکل، ٹِن اور زنک شامل ہیں، جبکہ قیمتی دھاتوں کا ایک الگ گروہ ہے جس میں سونا، چاندی اور پلاٹینم شامل ہیں۔

[9] عالمی بینک کے عالمی اقتصادی امکانات، جنوری 2026ء۔

شعبوں کو سہارا دیا۔ اس کے برعکس، زرعی اجناس، خصوصاً چاول، کی عالمی قیمتوں میں کمی اور بڑھتی ہوئی مسابقت نے پاکستان کی برآمدات پر دباؤ بڑھایا۔ دریں اثنا، مغربی سرحد کی بندش نے صورتِ حال کو مزید ابتر کر دیا۔

شکل 5.5: عالمی مہنگائی*

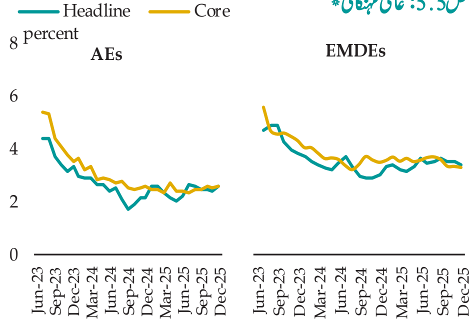

*median inflation of 30 AEs and 44 EMDEs

Source: IMF

5.2 پاکستان کا ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی ادائیگیوں کے توازن کی صورتِ حال مزید مستحکم ہوگئی۔ حالانکہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کا توازن 1.4 ارب ڈالر کے خسارے میں بدل گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں تقریباً 0.9 ارب ڈالر کا سرپلس ہوا تھا(**جدول 5.1**)۔ تاہم، بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگیوں کو منہا کرنے کے بعد مذکورہ جاری کھاتے کا توازن بدستور سرپلس میں رہا۔ اگرچہ غیر سودی جاری کھاتے اور نجی سرمائے کے بہاؤ کا سرپلس معتدل تھا، تاہم اس نے اسٹیٹ بینک کو زرِ مبادلہ کے ذخائر بڑھانے کے لیے خریداری کے قابل بنایا۔ یہ رجحانات ساختی چیلنجز کے باوجود پاکستان کے بیرونی کھاتے کی مضبوطی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے سواپ / فارورڈ پوزیشن میں مزید کمی کی۔ بیرونی بفرز کی مضبوطی نے مبادلہ منڈی کا استحکام برقرار رکھنے میں مدد دی۔

شکل 5.6: مالی حالات

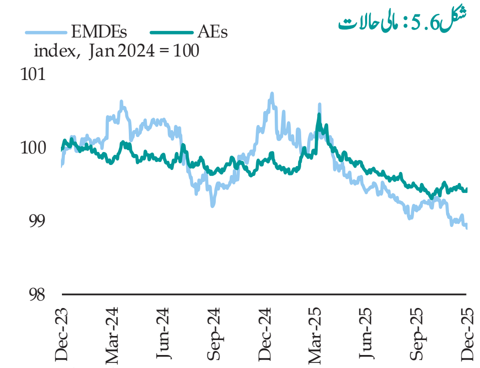

Source: Bloomberg

5.3 جاری کھاتے کا توازن

جاری کھاتے کے توازن میں ابتری بنیادی طور پر اشیاوخدمات کی تجارت کے خسارے میں اضافے کی وجہ سے آئی۔ ابتدائی آمدنی کے خسارے میں معمولی کمی دکھائی دی، جس کی اہم وجہ سودی ادائیگیوں میں کمی تھی، جبکہ منافع اور منافعِ منقسمہ کی بیرونِ ملک منتقلی میں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، ثانوی آمدنی کے کھاتے میں سرپلس میں اضافہ دیکھا گیا، جو زیادہ تر کارکنوں کی مضبوط ترسیلاتِ زر کی عکاسی کرتا ہے، جس نے اشیاوخدمات کی تجارت اور ابتدائی آمدنی کے کھاتوں کے مشترکہ خسارے کے بڑے حصے کو پورا کر دیا۔

تجارتی (اشیا میں) توازن[10]

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی خسارہ 19.3 ارب ڈالر تک بڑھ گیا، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں تقریباً 5 ارب ڈالر کا

[10] یہ حصہ پاکستان دفترِ شماریات (پی بی ایس) کی جانب سے رپورٹ کردہ کسٹمز ڈیٹا پر مبنی ہے۔ پی بی ایس کا تجارتی ڈیٹا ادائیگیوں کے اعداد و شمار سے میل نہیں کھاتا۔ ان دونوں اعداد و شمار کے سلسلوں کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے دیکھیے اعداد و شمار کے وضاحتی نوٹس پر ضمیمہ۔

جدول 5.1: ادائیگیوں کا توازن

ملین ڈالر

	مالی سال24ء	مالی سال25ء	مالی سال25ء		شش1 مالی سال26ء
			پہلی ششماہی	دوسری ششماہی	
جاری کھاتے کا توازن	**-2,072.0**	**1,838.0**	**925.0**	**913.0**	**-1,361.0**
اشیا کی تجارت کا توازن	**-22,177.0**	**1,332.0**	**-11,584.0**	**-15,219.0**	**-15,866.0**
برآمدات (ایف او بی)	30,980.0	32,343.0	**4,130.0**	**4,320.0**	**4,766.0**
درآمدات (ایف او بی)	53,157.0	59,146.0	**5,747.1**	**5,539.1**	**6,496.0**
خدمات کی تجارت کا توازن	**-3,110.0**	**-2,836.2**	**-1,617.1**	**-1,219.1**	**-1,730.0**
خدمات کی برآمدات	7,691.0	8,450.0	**4,130.0**	**4,320.0**	**4,766.0**
جس میں آئی سی ٹی برآمدات	3,223.0	3,814.0	1,865.0	1,949.0	2,236.0
خدمات کی درآمدات	10,801.0	11,286.2	5,747.1	5,539.1	6,496.0
ابتدائی آمدنی کا توازن	**-8,986.0**	**-8,837.8**	**-4,688.9**	**-4,148.9**	**-4,643.0**
جس میں سودی ادائیگی	5,546.0	5,051.0	2,595.9	2,454.9	2,467.0
منافع اور منافع مقسمہ	2,215.0	2,220.0	1,226.0	994.0	1,559.0
ثانوی آمدنی کا توازن	**32,201.0**	**40,315.0**	**18,815.0**	**21,500.0**	**20,878.0**
جس میں کارکنوں کی ترسیلات زر	30,251.0	38,300.0	17,847.0	20,453.0	19,736.0
سرمایہ اکاؤنٹ توازن	**195.0**	**168.0**	**82.0**	**86.0**	**74.0**
مالی اکاؤنٹ توازن*	**-5,370.0**	**1,586.0**	**-644.0**	**-942.0**	**-1,423.0**
براہ راست سرمایہ کاری (خالص)*^	-2,126.0	-2,462.0	-1,519.0	-943.0	-642.0
جزدانی سرمایہ کاری (خالص)*^	376.0	719.0	71.0	648.0	592.0
دیگر سرمایہ کاری*	**-3,610.0**	**159.0**	**805.0**	**-646.0**	**-1,379.0**
بیرون ملک زرمبادلہ اثاثوں میں اضافہ*	**-381.0**	**82.0**	**-185.0**	**267.0**	**-264.0**
زرمبادلہ قرضے اور واجبات	**3,229.0**	**-77.0**	**-990.0**	**913.0**	**1,115.0**
مرکزی بینک	999.0	0.0	0.0	0.0	0.0
بینک	**715.0**	**-1,536.0**	**-188.0**	**-1,348.0**	**429.0**
عام حکومتی	**1,565.0**	**2,346.0**	**-353.0**	**2,699.0**	**668.0**
ادائیگیاں	6,044.0	9,544.0	**2,582.0**	**6,962.0**	**3,010.0**
قسط واپسی	6,727.0	7,643.0	3,208.0	4,435.0	2,462.0
دیگر شعبے	**-50.0**	**-887.0**	**-449.0**	**-438.0**	**16.0**
ادائیگیاں	2,419.0	688.0	272.0	416.0	**742.0**
قسط واپسی	1,905.0	1,689.0	832.0	857.0	**859.0**
خالص غلطیاں اور محذوفات	**-631.0**	**152.0**	**60.0**	**92.0**	**428.0**
مجموعی توازن	**-2,862.0**	**-3,744.0**	**-1,711.0**	**-2,033.0**	**-564.0**
اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر-مدت)	**9,390.0**	**15,836.0**	**12,977.1**	**15,836.0**	**17,360.7**

*بی پی ایم 6 کے مطابق، منفی علامت سے مراد پاکستان میں زرمبادلہ کے ذخائر کے بہاؤ اور اس کے برعکس۔ ^خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری–رقوم کے بیرونی انخلا کا بہاؤ خالص

ماخذ: اسٹیٹ بینک

اضافہ ہے۔ تجارتی خسارے میں اضافہ زیادہ تر درآمدات میں اضافے کی وجہ سے ہوا، جبکہ برآمدات میں کمی بھی آئی (**شکل 5.7**)۔ درآمدات میں زیادہ تر اضافہ درآمدی حجم بڑھنے کی وجہ سے ہوا، خاص طور پر صنعتی خام مال، نیم تیار اشیا، اور سرمایہ جاتی اشیا میں، جو مضبوط صنعتی سرگرمی کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید برآں، ٹیرف میں منطقی تبدیلیاں بھی درآمدات میں اضافے کا سبب بنیں۔ دوسری جانب، کم قیمتوں اور حجم دونوں کی وجہ سے برآمدات کم ہو گئیں (**جدول 5.2**)۔ اگرچہ درآمدات اور برآمدات کی فی یونٹ قیمتیں کم ہوئیں، لیکن برآمدی قیمتوں میں کمی نسبتاً تیز تھی، جو تجارتی شرائط میں ابتری کی نشاندہی کرتی ہے۔[11]

شکل 5.7: پاکستان کی اشیا کی تجارت

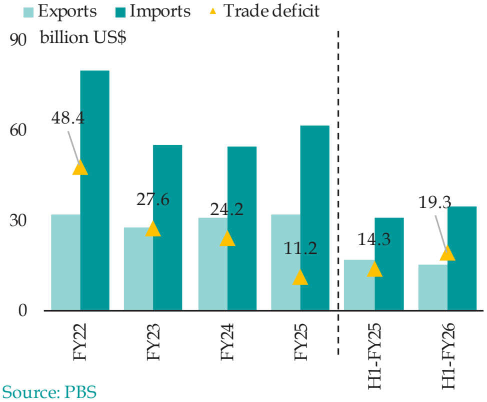

Source: PBS

برآمدات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں اشیا کی برآمدات 9.0 فیصد کمی سے 15.1 ارب ڈالر رہ گئیں، جبکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں یہ 16.6 ارب ڈالر تھیں۔ اس کمی کی بنیادی وجہ مغربی سرحد کی بندش کے باعث خوراک اور دیگر تیار شدہ اشیا میں کمی، اور خوراک کی برآمدات میں بڑھتا ہوا مسابقتی دباؤ تھا۔ ٹیکسٹائل اور پٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں اضافے نے اس کمی کی جزوی تلافی کر دی (**شکل 5.8**)۔

شکل 5.8: برآمدی نمو کی ترکیب

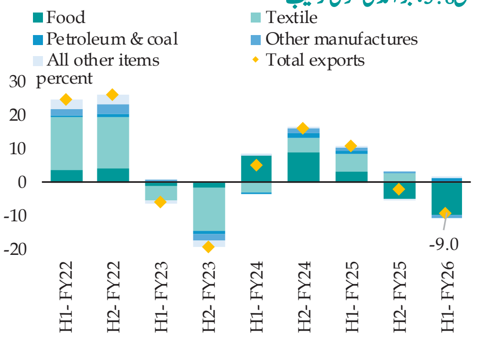

Source: PBS

ہم سر ممالک کے مقابلے میں پاکستان کی برآمدات پر عائد نسبتاً پست امریکی ٹیرف نے بالخصوص پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کو فائدہ پہنچایا۔ اس کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اگست تا دسمبر 2025ء کے دوران امریکہ کی قدرِ اضافی ٹیکسٹائل درآمدات میں پاکستان کے حصے میں 0.8 فیصدی درجات اضافہ ہوا (**باکس 5.1**)۔

غذائی برآمدات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خوراک کی برآمدات 40.3 فیصد کمی سے 2.4 ارب ڈالر رہ گئیں۔ خوراک کے شعبے اور مجموعی برآمدات میں نصف سے زائد کمی چاول کی برآمدات میں تخفیف کی وجہ سے ہوئی۔ چاول کی عالمی قیمتوں اور حجم میں کمی دونوں ہی چاول کی برآمدات میں کمی کا سبب بنیں۔ چاول کی برآمدات میں کمی کا مشاہدہ اس وقت سے کیا جاسکتا ہے جب مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں بھارت چاول کی عالمی منڈی میں دوبارہ داخل

[11] پاکستان کے تجارتی تناسبات میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں 26.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔ ماخذ: ہاور / پی بی ایس۔

ہوا، جس سے مسابقت سخت ہوگئی اور چاول کی عالمی قیمتوں میں کمی کے لیے دباؤ آیا۔

مزید بر آں، انڈونیشیا اور فلپائن کو چاول کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی کیونکہ انہوں نے خود کفالت کی پالیسی کے تحت ملکی پیداوار میں اضافہ کیا۔ جبکہ سعودی عرب اور برطانیہ نے اپنے آرڈرز پاکستان کے بجائے بھارت اور امریکہ کی جانب منتقل کر دیے۔[12] چاول کے بعد، روغنی بیجوں (oil seeds) کی برآمدات غذائی برآمدات میں کمی کا دوسرا اہم سبب تھیں۔ روغنی بیجوں کی برآمدات میں کمی کی وجہ چین کی جانب سے تل کے بیجوں کی طلب میں کمی تھی، کیونکہ چین تل کے بیجوں کا سب سے بڑا درآمد کنندہ ہے۔ چین نے بہتر معیار اور تیل کی مقدار کے باعث اپنے آرڈرز ایتھوپیا اور سوڈان کی جانب منتقل کر دیے۔[13]

جدول 5.2: اشیا کی برآمدات

ملین ڈالر

	ششماہی مالی سال 25ء	ششماہی مالی سال 26ء	تبدیلی: مطلق	تبدیلی: فیصد	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
برآمدات	**16,631.4**	**15,138.6**	**-1,492.8**	**-9.0**	**–**	**–**
ٹیکسٹائل: جس میں	**9,084.6**	**9,167.1**	**82.5**	**0.9**	**–**	**–**
ملبوسات	4,610.0	4,815.5	205.6	4.5	194.8	10.7
گھریلو ٹیکسٹائل	2,110.2	2,124.3	14.2	0.7	14.4	0.2
نان ٹیکسٹائل: جس میں	**7,546.9**	**5,971.0**	**-1,575.3**	**-20.9**	**–**	**–**
غذا	3,960.0	2,364.9	-1,595.0	-40.3	–	–
چاول	1,875.3	939.9	-935.9	-49.9	-756.5	-179
روغنی بیج	303.9	110.1	-193.8	-63.8	-206.0	12.1
پٹرولیم	271.7	442.2	170.5	62.8	–	–
پیٹرولیم مصنوعات	229.1	394.4	165.3	72.1	1.3	163.9
دیگر اشیا ساز: جس میں	2,159.2	1,984.3	-174.8	-8.1	–	–
ادویہ	236.5	168.7	-67.8	-28.7	-62.8	-5.0
پلاسٹک	263.0	148.1	-114.9	-43.7	-104.1	-10.8
سیمنٹ	167.5	173.2	5.7	3.4	-9.8	15.5
فٹ بال	111.5	130.7	19.2	17.2	-18.9	38.1

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[12] برطانیہ کی چاول کی درآمدات میں بھارت کا حصہ 2025ء کے دوران بڑھ کر 36 فیصد ہوگیا، جو 2024ء میں 30 فیصد تھا، جبکہ پاکستان کا حصہ 2025ء میں 11 فیصد کم ہوگیا جبکہ گذشتہ سال 23 فیصد تھا۔ ماخذ: کام ٹریڈ۔

[13] گذشتہ سال پاکستان کو چین میں بلند طلب سے فائدہ ہوا، جس کی وجہ سوڈان، ایتھوپیا اور میانمار سے رسد میں خلل تھا، اس کے ساتھ ساتھ چین کی جانب سے 9 فیصد درآمدی ڈیوٹی کے خاتمے سے بھی فائدہ حاصل ہوا۔ ماخذ: ڈبلیو اے پی / یو ایس ڈی اے (2005ء)۔

ٹیکسٹائل برآمدات

ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 0.9 فیصد کی معمولی نمو دکھائی دی جس کی بڑی وجہ زیادہ تر قدرِ اضافی ٹیکسٹائلز، خاص طور پر نٹ ویئر اور تیار ملبوسات تھے (**شکل 5.9**)۔[14] نِٹ ویئر کی برآمدات میں اضافہ بلند اکائی قیمتوں کے باعث ہوا، جبکہ تیار ملبوسات کی برآمدات حجم کی بنیاد پر بڑھیں کیونکہ ان کی اکائی قیمتیں کم ہو گئی تھیں۔ اس کے برعکس، سوتی دھاگے اور کپڑے کی برآمدات میں کمی دیکھنے میں آئی، جس کی وجہ ملکی کپاس کی پیداوار میں کمی کے ساتھ ساتھ عالمی طلب و کپاس کی قیمتوں میں کمی تھی۔

شکل 5.9: ٹیکسٹائل برآمدات میں حصہ

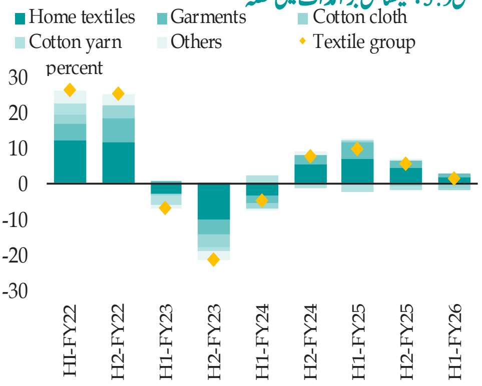

Source: PBS

یہ بات قابلِ غور ہے کہ اہم منڈیوں جیسے امریکہ اور یورپی یونین کو تیار ملبوسات کی برآمدات کا حجم بڑھ گیا (**جدول 5.3**)، جبکہ ان کی اکائی قیمتیں کم ہو گئیں۔ اہم حریفوں، خاص طور پر چین، سے بڑھتی ہوئی مسابقت نے برآمدی قیمتوں میں نمایاں کمی کی، جو اس فرق کی جزوی وضاحت کرتی ہے۔

مزید برآں، ملکی ساختی رکاوٹیں بھی پاکستان کی برآمدی مسابقت کو محدود کرتی ہیں۔

یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ٹیکسٹائل قدری زنجیر میں اسٹریٹجک اور تکنیکی بہتری کی ضرورت ہے۔ اس تناظر میں، ٹیکسٹائل کی پیداوار کے روایتی (linear) ماڈل سے تجدیدی (circular) ماڈل کی طرف منتقلی ایک اہم راستے کے طور پر ابھر رہی ہے، جو مصنوعات میں امتیاز کو بہتر بنانے، پائیداری اور ٹریس ایبلٹی کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے، اور ویلیو ایڈیشن کے نئے ذرائع پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے (**باکس 5.2**)۔

غیر غذائی اور نان ٹیکسٹائل برآمدات

پلاسٹک کی مصنوعات اور ادویات کی برآمدات کم ہو گئیں

عالمی سطح پر قیمتوں میں کمی اور اضافی رسد کے باعث پلاسٹک مصنوعات کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی، کیونکہ چین نے امریکی ٹیرف کے نفاذ کے بعد اپنی برآمدات کو دیگر منڈیوں کی جانب منتقل کر دیا۔[15] مزید برآں، امریکہ نے پاکستانی درآمدات پر ٹیرف میں اضافہ کر دیا جس نے پاکستان کی پلاسٹک مصنوعات کی برآمدات پر اثر ڈالا، کیونکہ امریکہ کو بھیجی والی شپمنٹ کم ہو گئیں۔ اسی طرح، کینیڈا کو بھیجی جانے والی شپمنٹ میں بھی کمی دیکھی گئی۔[16] ادویات سازی کی پست برآمدات مشرقی ایشیائی منڈیوں میں کمزور طلب اور مغربی سرحد کی بندش کی عکاسی کرتی ہیں۔

[14] ان میں نِٹ ویئر، بستر کی چادریں، اور تیار ملبوسات شامل ہیں۔

[15] یورپی یونین کی سرکاری ویب سائٹ۔ ماخذ: https://eur-lex.europa.eu/eli/reg_impl/2025/2333/oj/eng

[16] کینیڈین انٹرنیشنل ٹریڈ ٹریبونل نے پاکستان اور چین سے درآمد ہونے والے پولی ایتھائلین ٹیریف تھالیٹ (polyethylene terephthalate) کے تلف کیے جانے کا تعین کیا، جس کے نتیجے میں 17 جون 2025ء سے 84.5 فیصد سے 128.8 فیصد تک عارضی ڈیوٹیاں عائد کی گئیں۔ ماخذ: https://citt-tcce.gc.ca/en/news/tribunal-initiates-inquiry-polyethylene-terephthalate-china-and-pakistan

جدول 5.3: برآمدی ملبوسات کی اکائی قیمتیں اور حجم (شش 1 م س 26ء)

امریکہ کو برآمدات	اکائی مالیت (ڈالر/مربع میٹر)*			حجم (مربع میٹر)*		
	شش 1 مالی سال 25ء	شش 1 مالی سال 26ء	فیصد تبدیلی	شش 1 مالی سال 25ء	شش 1 مالی سال 26ء	فیصد تبدیلی
دنیا	3.1	3.1	-1.6	23,717	22,950	-3.2
ویتنام	3.8	3.7	-4.3	1,882	2,070	10.0
فلپائن	3.8	4.5	20.2	55	44	-18.6
بھارت	3.3	3.4	1.8	583	533	-8.6
تھائی لینڈ	3.2	3.5	9.1	123	125	1.3
بنگلہ دیش	3.2	3.1	-2.7	1,061	1,086	2.4
پاکستان	3.1	2.9	-7.0	319	386	20.9
یورپی یونین-27 کو برآمدات	**اکائی مالیت (یورو/کلوگرام)**			**حجم (ایم2)***		
	شش 1 مالی سال 25ء	شش 1 مالی سال 26ء	فیصد تبدیلی	شش 1 مالی سال 25ء	شش 1 مالی سال 26ء	فیصد تبدیلی
فلپائن	11.3	11.9	5.3	7,582	7,119	-6.1
تھائی لینڈ	9.1	8.8	-3.3	29,209	32,228	10.3
ویتنام	6.8	7.7	13.2	78,427	75,708	-3.5
انڈیا	3.2	2.7	-15.6	197,154	230,129	16.7
بنگلہ دیش	13.3	12.2	-8.3	13,882	14,660	5.6
پاکستان	4.3	4.2	-2.3	17,919	18,654	4.1

* ایم2 سے مراد مربع میٹر کے مساوی ہے، جو ایک مفروضی (تخمینی) اکائی ہے جسے دفتر ٹیکسٹائل وملبوسات (اوٹیکسا) استعمال کرتا ہے۔

ماخذ: اوٹیکسا اور یورواسٹیٹ کے اعداد و شمار پر مبنی اسٹیٹ بینک اسٹاف کا تخمینہ

سیمنٹ کی برآمدات میں گذشتہ برس کی نسبت معمولی اضافہ ہوا

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں معمولی اضافہ بنیادی طور پر اکائی قیمتوں کے بڑھنے سے ہوا، جبکہ برآمدی حجم میں کمی دیکھی گئی تھی۔ افغانستان اور بنگلہ دیش کو برآمدات میں نمایاں کمی ہوئی، جس کی وجہ بالترتیب مغربی سرحد کی بندش اور کمزور طلب تھی۔ تاہم، سیمنٹ ساز کمپنیوں نے نئی منڈیوں کی تلاش شروع کر دی ہے، جس میں کینیا اور کیمرون جیسی افریقی منڈیوں پر توجہ بڑھائی جا رہی ہے۔

دیگر اشیا سازوں میں، کھیلوں کے سامان کی برآمدات مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران 11.1 فیصد بڑھ گئیں، جس کی بنیادی وجہ یورپی ممالک میں بین الاقوامی فٹ بال ٹورنامنٹس کی میزبانی کے دوران فٹ بال کی بڑھتی ہوئی طلب تھی۔

درآمدات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں 11.9 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 17.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ درآمدات کی نمو میں اس کمی کی بنیادی وجہ عالمی اجناس کی قیمتوں میں نرمی تھی، جس نے درآمدی حجم میں اضافے کے اثر کو جزوی طور پر متوازن کر دیا

شکل 5.10 الف: درآمدات بلحاظ اقتصادی زمرہ

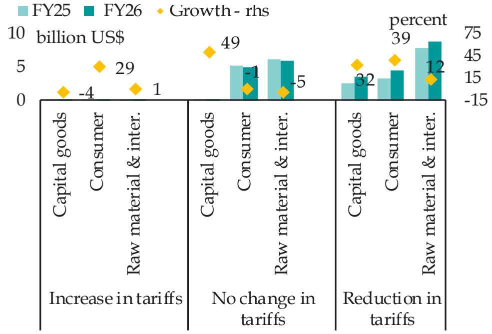

Source: SBP; FBR

شکل 5.10ب: اہم گروپس کی جانب سے درآمدات

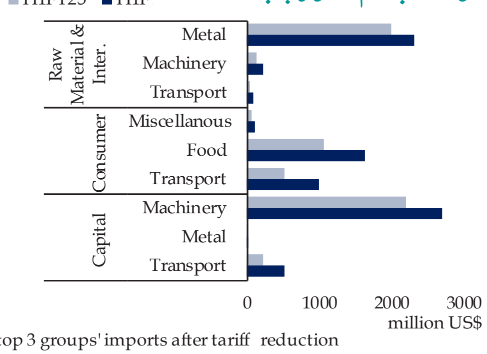

*top 3 groups' imports after tariff reduction

Sources: SBP; FBR

(جدول 5.4)۔ مجموعی لحاظ سے توانائی اور ٹیکسٹائل کے علاوہ تمام گروپوں کی درآمدات میں اضافہ ہوا۔[17]

مزید برآں، قومی ٹیرف پالیسی 2025-2030ء کے تحت ٹیرف میں حالیہ کمی نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات کی نمو کی ترکیب کو تبدیل کر دیا۔[18] وہ گروپس جہاں زیادہ تعداد میں ٹیرف لائنز پر کمی کی گئی، وہاں نمو زیادہ مضبوط رہی، خاص طور پر صارفی اشیا، ٹرانسپورٹ آلات اور غذائی اشیا میں۔ مشینری، دھاتوں اور ٹرانسپورٹ سے متعلق اشیا کی درآمدات میں بھی یہی صورتِ حال دیکھی گئی، جو ٹیرف میں کمی کی پالیسی کے تحت ٹیرف لائن میں کمی کے نمایاں حصے کے حامل تھے **(شکل 5.10 الف اور ب)**۔

دوسری جانب، ٹیرف میں اضافے کا اثر یکساں نہیں رہا۔ ٹیرف میں بیشتر اضافہ منتخب صارفی اشیا تک محدود رہا، جن میں خوراک، ٹیکسٹائل اور دیگر تیار مصنوعات شامل ہیں۔ ان صارفی اشیا، جن کے ملکی متبادل موجود تھے، کی درآمدات میں معمولی کمی آئی، جبکہ ناگزیر اور مخصوص غذائی اشیا کی درآمدات مستحکم رہیں، جو نسبتاً مستحکم طلب کو ظاہر کرتی ہیں۔

غذائی درآمدات

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذائی درآمدات 21.8 فیصد کے نمایاں اضافے سے 4.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جس کی بنیادی وجہ پام آئل اور 'تمام دیگر غذائی اشیا' کی بلند درآمد تھی۔[19] پام آئل کی درآمدات میں اضافہ قیمتوں اور حجم دونوں کے بڑھنے کی وجہ سے ہوا، جبکہ سویابین آئل، چائے اور دالوں کی درآمدات میں کمی دیکھی گئی، جس کی وجہ حجم میں کمی تھی۔[20]

[17] نیشنل ٹیرف پالیسی 2023-2025ء کے تحت 2030ء تک درآمدات کی نمو میں بتدریج کمی کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق، درآمدات کی موجودہ رفتار پالیسی کے طے شدہ راستے سے ہم آہنگ ہے، کیونکہ توقع ہے کہ درآمدات میں اضافہ بتدریج کم ہو تا جائے گا۔

[18] وفاقی بجٹ 26-2025ء میں منظور کردہ اوسط ٹیرف کی شرح درج ذیل تھی: (i) کسٹم ڈیوٹی 11.9 فیصد سے کم ہو کر 11.3 فیصد، (ii) اضافی کسٹم ڈیوٹی 3.7 فیصد سے کم ہو کر 1.8 فیصد، (iii) ریگولیٹری ڈیوٹی 4.6 فیصد سے کم ہو کر 3.7 فیصد۔

[19] دیگر تمام غذائی اشیا مجموعی غذائی درآمدات کا تقریباً 30 فیصد حصہ بنتی ہیں۔

[20] بین الاقوامی منڈیوں میں سویابین کے بیجوں کی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی، جس کی بنیادی وجہ جنوبی امریکہ میں بلند پیداوار تھی۔

جدول 5.4: اشیا کی درآمدات

ملین ڈالر

	ش1 مالی سال25ء	ش1 مالی سال26ء	تبدیلی		حجم کا اثر	قیمت کا اثر
			مطلق	فیصد		
درآمدات	**30,785**	**34,439**	**3,654**	**11.9**	–	–
غذا، جس میں	**3,802**	**4,630**	**828**	**21.8**	–	–
پام آئل	1,539	1,983	444	28.8	255.7	188.1
چینی	2	174	173	-	296.9	-124.4
دیگر غذائی اجزا	1,025	1,385	360	35.1	–	–
توانائی، جس میں	**8,088**	**7,986**	**-102**	**-1.3**	–	–
پیٹرولیم مصنوعات	2,970	3,122	152	5.1	406.4	-254.4
خام	2,690	2,992	302	11.2	493.4	-191.4
ایل این جی	1,888	1,358	-530	-28.1	–	–
ایل پی جی	536	513	-22	-4.1	–	–
مشینری، جس میں	**4,464**	**5,163**	**699**	**15.7**	–	–
برقی	1,526	1,341	-185	-12.1	–	–
ٹیکسٹائل	229	307	79	34.4	–	–
بجلی سازی	359	393	34	9.3	–	–
مواصلات	999	1,315	316	31.6	–	–
ٹیکسٹائل، جس میں	**3,389**	**3,370**	**-19**	**-0.6**	–	–
خام کپاس	1,136	721	-416	-36.6	104	-519.7
دیگر ٹیکسٹائل اشیا	1,156	1,403	247	21.4	–	–
زرعی کیمیکل، جس میں	**4,928**	**5,373**	**445**	**9**	–	–
تیار کھاد	440	429	-11	-2.6	43.8	-13.1
دیگر کیمیکلز	2,478	2,662	184	7.4	–	–
متفرق، جس میں	**522**	**604**	**83**	**15.8**	-	–
ربڑ کے ٹائر	80	115	35	43.6	41.2	-6.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

عالمی سطح پر پام آئل کی قیمتیں بڑھ گئیں کیونکہ متبادل نباتاتی تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث طلب بڑھ گئی۔[21] مزید بر آں، انڈونیشیا اور ملائشیا میں توقع سے کم پیداوار نے عالمی رسد کو محدود کر دیا، جس سے قیمتوں پر مزید دباؤ آیا۔ بناسپتی گھی، خوردنی تیل، بیکری چکنائیاں، فیڈ کی صنعت اور فوری تیار ہونے والی خوراک میں، جن میں پام آئل ایک اہم جزو کے طور پر استعمال ہوتا ہے، کی ملکی طلب میں اضافے سے درآمدی حجم بھی بڑھ گیا۔

"تمام دیگر غذائی اشیا" کی درآمدات میں ہونے والا اضافہ بنیادی طور پر روغنی بیجوں کی بلند درآمد کے سبب تھا، جس کی وجہ قومی بایوسیکیورٹی کمیٹی

[21] جولائی تا نومبر پی بی ایس کے ایچ ایس 8 سطح کے اعداد و شمار کے مطابق پام آئل کی اکائی قیمت تقریباً 1.06 ڈالر فی کلوگرام ہے، جو سویابین آئل (1.09 ڈالر فی کلوگرام)، سورج مکھی کے تیل (1.2 ڈالر فی کلوگرام)، نباتاتی آئل (2.1 ڈالر فی کلوگرام)، مارجرین آئل (2.3 ڈالر فی کلوگرام) اور ورجن آئل (3.4 ڈالر فی کلوگرام) کے مقابلے میں کم ہے۔

کی جانب سے کینولا، تلّی کے بیج (rapeseed) اور سویابین کے جینیاتی طور پر تبدیل شدہ بیجوں کی منظوری کے تھی۔[22] مزید بر آں، غذائی مصنوعات کی تیاری میں استعمال ہونے والی دیگر اشیا جیسے گرم مسالے، شیرہ ساز (emulsifiers)، اور فعال خمیری اجزا (active yeast) کی درآمدات میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا، جو گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں بلحاظ قیمت 60 فیصد اور بلحاظ مقدار 70 فیصد بڑھ گئیں۔ یہ پراسیس شدہ خوراک کی خردہ فروخت میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔[23]

شکل 5.11: مذہبی سفری ادائیگیاں

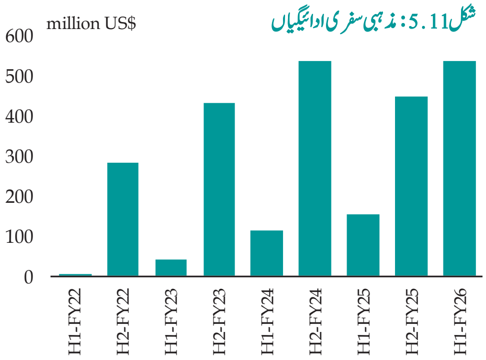

Source: SBP

توانائی کی درآمدات میں معمولی کمی آئی

توانائی کی درآمدات میں معمولی کمی کی بنیادی وجہ عالمی تیل کی قیمتوں میں کمی تھی[24]، حالانکہ لیکوئفائیڈ نیچرل گیس (ایل این جی) اور لیکوئفائیڈ پٹرولیم گیس (ایل پی جی) کے علاوہ تمام زمروں میں درآمدی حجم میں اضافہ ہوگیا۔ خام تیل اور پٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں اضافہ ملکی طلب میں اضافے سے ہم آہنگ تھا۔ ایل پی جی کی درآمدات میں کمی ممکنہ طور پر مقامی ذخیرہ کاری اور ٹرمینل انفراسٹرکچر میں توسیع کی عکاسی کرتی ہے، جس کے باعث سپلائرز مقامی پیداکاروں سے بلند مقدار میں حاصل ہونے والی ایل پی جی کو مؤثر طریقے سے تقسیم کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔[25] جبکہ ایل این جی کی درآمدات میں کمی کی وجہ ماند طلب تھی، جس کے نتیجے میں قطر کی ایل این جی کے کارگو کو نیٹ پروسیڈ ڈفرینشل (این پی ڈی) انتظام کے تحت مؤخر کر دیا گیا۔[26]

شکل 5.12: آئی سی ٹی برآمدات

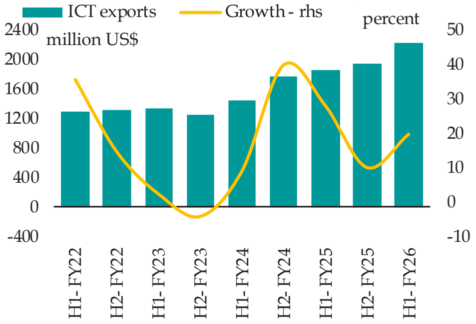

Source: SBP

عالمی سطح پر خام کپاس کی قیمتوں میں کمی کے باعث ٹیکسٹائل کے درآمدی بل میں کمی واقع ہوئی

ٹیکسٹائل کی درآمدات میں کمی آئی جس کی اہم وجہ بین الاقوامی سطح پر کپاس کی قیمتوں میں کمی تھی، جبکہ ملکی کپاس کی پیداوار میں کمی کے سبب حجم میں اضافہ دیکھا گیا۔ علاوہ ازیں، خام تیل کی کم قیمتوں نے پولیسٹر کی لاگت میں مسابقت کو بہتر بنایا، جس کے نتیجے میں کپاس کی عالمی طلب کم ہوگئی۔

---

[22] روغنی بیجوں اور مصنوعات کی اپڈیٹ 2025ء، یو ایس ڈیپارٹمنٹ آف ایگریکلچر، فارن ایگریکلچر سروس۔

[23] پاکستان پراسیسڈ فوڈ انڈسٹری رپورٹ : ٹی ڈی اے پی۔

[24] عالمی بینک کے مطابق برینٹ آئل کی اوسط قیمت مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 77.4 ڈالر سے کم ہو کر مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں 66.4 ڈالر رہ گئی۔

[25] ایل پی جی کے انفراسٹرکچر میں 6.6 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی گئی۔ ماخذ: پی اے سی آر اے (2024ء)۔

[26] این ڈی پی دراصل ایل این جی معاہدوں میں استعمال ہونے والا قیمتوں کے تعین کا ایک طریقہ کار ہے جس میں فروخت کنندہ ایل این جی کی معاہدہ شدہ قیمت اور مارکیٹ کی موجودہ قیمت کے فرق کی بنیاد پر کارگو کے حجم یا ترسیل کے وقت میں ردوبدل کرتا ہے۔

جدت کاری اور استعداد میں اضافہ مشینری کی بلند درآمدات کی بنیاد بنا

مشینری کے بیشتر درآمدی زمروں میں وسیع البنیاد اضافہ ہوا، ماسوا برقی مشینری کے، جو شمسی پینل کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے کم ہو گئی۔ مشینری کی درآمدات میں اضافہ جاری ڈیجیٹلائزیشن، آئی ٹی کی جدت کاری اور استعداد میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، زرعی مشینری کی درآمدات میں اضافہ حکومت کی فارم میکنائزیشن کو فروغ دینے کی کوششوں کی وجہ سے ہوا۔[27]

شکل 5.13: آئی سی ٹی برآمدات – کمپیوٹر خدمات

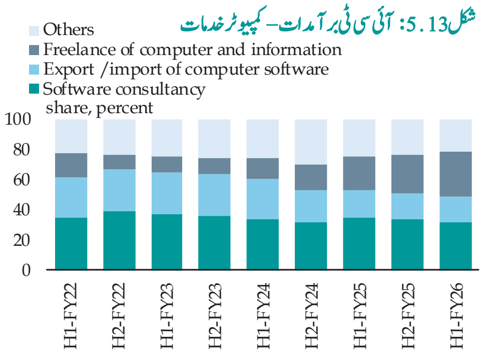

Source: SBP

اسی طرح، تعمیراتی سرگرمیوں میں بحالی کے ساتھ ساتھ تعمیراتی مشینری کی درآمدات بھی مضبوط ہوئیں۔ ٹیلی کام کے شعبے میں نیٹ ورک فائبر ائزیشن، بین الاقوامی بینڈوڈتھ کی بڑھتی ہوئی گنجائش، اور مستقبل میں 5 جی اسپیکٹرم کے اجرا سے متعلق انفراسٹرکچر کی بڑھتی ہوئی ضروریات نے ٹیلی کام آلات کی درآمدات میں اضافے کو مزید تقویت دی۔[28]

شکل 5.14: ابتدائی آمدنی کی اہم ادائیگیاں

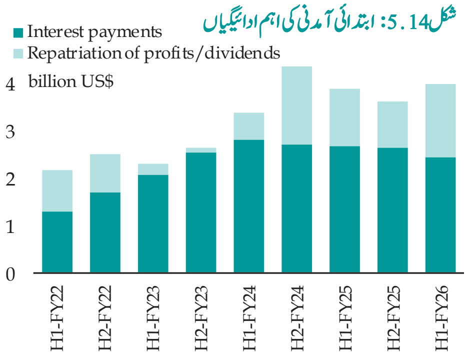

Source: SBP

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں اضافہ خاصی حد تک ملکی پیداوار اور گاڑیوں کی فروخت کے رجحانات کی عکاسی کرتا ہے، جو ٹرانسپورٹ کے بیشتر زمروں میں بڑھ گئے۔ مزید برآں، مکمل ساختہ یونٹ (سی بی یو) موٹر کاروں پر ٹیرف اوسطاً 15 فیصد کم کیا گیا، تاہم مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ان کی درآمد صرف 37.5 ملین ڈالر بڑھی۔ دوسری طرف، الگ الگ پُرزوں کی شکل میں (سی کے ڈی) موٹر کارز کی درآمدات میں 580 ملین ڈالر کا نمایاں اضافہ ہوا، حالانکہ اس زمرے میں اوسط ٹیرف صرف 1 فیصد کم کیا گیا تھا۔[29]

ضوابطی پابندیوں میں نرمی، مثال کے طور پر پانچ سال تک پرانی گاڑیوں کی تجارتی درآمد کی اجازت، کے نتیجے میں استعمال شدہ گاڑیوں کی درآمدات میں

27 محکمہ زراعت جنوبی پنجاب۔ https://agriculturesouthpunjab.gop.pk/punjab-green-tractor-scheme-phase-3/ ؛ وزیر اعلیٰ پنجاب ہائی ٹیک فارم میکانائزیشن فنانسنگ پروگرام، https://cmhightech.punjab.gov.pk/

28 نیٹ ورک سائٹس کی فائبر ائزیشن میں اضافہ ہوا، جبکہ نصب شدہ انٹر نیشنل بینڈوڈتھ 17.2 ٹیرابٹس فی سیکنڈ تک پہنچ گئی، اور ڈیٹا کا مجموعی استعمال بڑھ کر 27,727 پیٹا بائٹس ہو گیا۔ ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، سالانہ رپورٹ 2025ء۔

29 پی بی ایس اور ایف بی آر ڈیٹا کی بنیاد پر اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کے تخمینے۔

بھی تیزی سے اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، ٹرانسپورٹ کی مجموعی درآمدات میں استعمال شدہ گاڑیوں کا حصہ 62 فیصد سے بڑھ کر 67 فیصد ہو گیا۔[30]

شکل 5.15: کارکنوں کی ترسیلاتِ زر - بلحاظ ملک

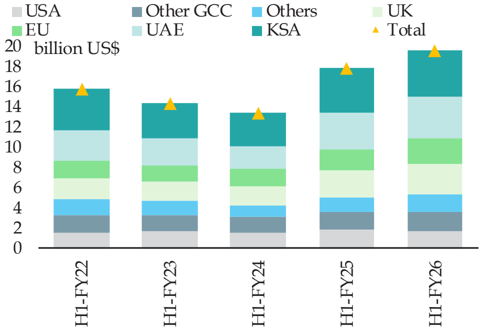

Source: SBP

مالی سال 26ء میں خالص درونِ احتراقی انجن (آئی سی ای) ماڈلز سے برقی گاڑیوں (ای وی) کی طرف ساختی تبدیلی بھی دیکھنے میں آئی۔ یہ منتقلی پاکستان کے وسیع تر ماحولیاتی اور توانائی کے اہداف، بشمول ٹرانسپورٹ سے ہونے والے گیس / دھویں اخراج کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔[31] چونکہ برقی گاڑیوں کے پرزوں کے لیے مقامی صلاحیت فی الحال محدود ہے، اس لیے درآمد شدہ سی بی یو، سی کے ڈی کِٹ، بیٹریاں، پاور الیکٹرانکس اور مخصوص پرزوں پر زیادہ انحصار کرنا پڑ رہا ہے۔

مزید برآں، کئی نئے چینی این ای وی برانڈز کی شمولیت سے پاکستان کی آٹو مارکیٹ میں توسیع ہوئی ہے، جو بنیادی طور پر سی بی یو لانچز کے ذریعے مارکیٹ میں شامل ہوئے اور ساتھ ہی مقامیت سازی (لوکلائزیشن) کے منصوبوں کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

زرعی اور دیگر کیمیکلز کی درآمدات میں اضافہ

زرعی اور دیگر کیمیکلز کی درآمدات میں اضافہ بنیادی طور پر پلاسٹک کے مواد، کھاد، کیمیکلز اور ادویات کی وجہ سے ہوا۔ صنعتی سرگرمیوں میں بلند اضافے کے ساتھ ساتھ پلاسٹک کے مواد کی درآمدات بڑھیں، خاص طور پر پیکجنگ، تعمیرات اور صارفی اشیا میں، جبکہ ان کی طلب بین الاقوامی اجناس کی قیمتوں کے رجحانات کے لیے حساس ہوتی ہے۔

شکل 5.16: ہم سر ممالک میں ترسیلاتِ زر کی آمد

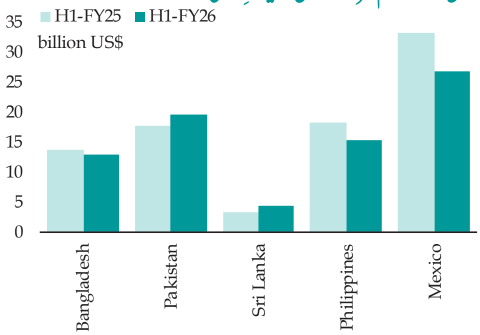

Sources: Haver; SBP

ڈی اے پی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے کھاد کی درآمدات بڑھ گئیں، حالانکہ درآمدی حجم کم رہا کیونکہ اس سال ڈی اے پی کے ذخائر کافی زیادہ موجود تھے۔ کیمیکلز کی درآمدات میں بھی اضافہ ہوا، کیونکہ انہیں مختلف صنعتوں میں وساطتی اشیا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جن میں ملبوسات کی تیاری بھی شامل ہے۔

خدمات کی تجارت

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کے کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 1.8 ارب ڈالر ہو گیا، جبکہ گذشتہ سال یہ 1.6 ارب ڈالر تھا۔ اس کی بنیادی وجہ سفر، ٹرانسپورٹ، اور مالی و سرکاری خدمات سے متعلق درآمدی ادائیگیوں

30 جولائی تا دسمبر مالی سال 25ء کا جولائی تا دسمبر مالی سال 26ء سے کا موازنہ۔

31 نیو انرجی وہیکلز پالیسی 2025-2030ء، وزارتِ صنعت و پیداوار، اسلام آباد۔

جدول 5.5: خدمات کی تجارت

ملین ڈالر

	مالی سال 25ء	شش 1 مالی سال 25ء	شش 1 مالی سال 26ء	تبدیلی: مطلق	تبدیلی: فیصد
خدمات کا توازن	**-2,646.7**	**-1,617.1**	**-1,769.7**	**-152.6**	**9.4**
برآمدات	**8,406.9**	**4,089.8**	**4,774.7**	**684.9**	**16.7**
ٹرانسپورٹ: جس میں	958.7	460.0	463.2	3.2	0.7
سمندری باربرداری	94.6	54.5	49.4	-5.1	-9.4
ہوائی مسافر	403.2	201.3	210.4	9.1	4.5
سفر: جس میں	728.8	358.6	426.6	68.0	19.0
تعلیمی برآمدات	19.2	9.6	9.3	-0.3	-3.1
دیگر (ذاتی)	685.4	335.0	408.4	73.4	21.9
آئی سی ٹی خدمات: جن میں	3,815.0	1,867.3	2,236.8	369.5	19.8
سافٹ ویئر کنسلٹنسی کی خدمات	1,107.9	550.1	602.0	51.9	9.4
فری لانس خدمات	984.9	429.4	804.0	374.6	87.2
کمپیوٹر سافٹ ویئر کی برآمدات / درآمدات	589.2	295.4	321.8	26.4	8.9
درآمدات	**11,053.5**	**5,619.3**	**6,544.3**	**925.0**	**16.5**
ٹرانسپورٹ: جس میں	4,645.5	2,411.1	2,662.5	251.4	10.4
سمندری باربرداری	2,278.9	1,126.0	1,206.4	80.4	7.1
ہوائی مسافر	1,418.5	777.8	840.9	63.1	8.1
سفر: جس میں سے	2,407.2	1,154.0	1,730.0	576.0	49.9
تعلیمی برآمدات	623.7	345.2	358.7	13.5	3.9
دیگر (ذاتی)	1,757.2	793.1	1,355.6	562.5	70.9

ماخذ: اسٹیٹ بینک

میں اضافہ تھا، جو انفارمیشن، کمپیوٹر، اور ٹیلی مواصلات (آئی سی ٹی) خدمات کی برآمدات میں نمایاں اضافے سے تجاوز کر گئیں (**جدول 5.5**)۔

سفری خدمات کی درآمدات میں نمایاں اضافہ بنیادی طور پر مذہبی اور دیگر ذاتی سفر کی وجہ سے ہوا (**شکل 5.11**)۔ مذہبی سفر کے لیے ادائیگیوں میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا، جو حج پالیسی کے جلد اعلان کی عکاسی کرتی ہیں، جس کے تحت درخواست دہندگان کو دسمبر 2025ء تک حج واجبات جمع کروانا تھے۔ مزید برآں، دیگر ذاتی سفر، بشمول نجی سیاحت، میں بھی اضافہ ہوا، جس کی وجہ بیرون ملک مسافروں کی بڑی تعداد، غیر ملکی ایئر لائنز پر زیادہ انحصار، اور نسبتاً مستحکم ملکی اقتصادی حالات تھے۔ اسی طرح، اشیا کی درآمدات بڑھنے سے ٹرانسپورٹ خدمات کے لیے ادائیگیوں میں 10.4 فیصد اضافہ ہو گیا۔ ادائیگیوں میں اس اضافے کو عالمی فریٹ چارجز میں کمی نے کسی حد تک محدود کر دیا، جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً نصف ہو گئے تھے۔[32]

[32] 40 فٹ کنٹینر کا فریٹ انڈیکس مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 2,105 رہ گیا، جو گذشتہ سال 4,334.2 تھا۔ ماخذ: بلومبرگ۔

شکل 5.17: قرضوں کی تقسیم

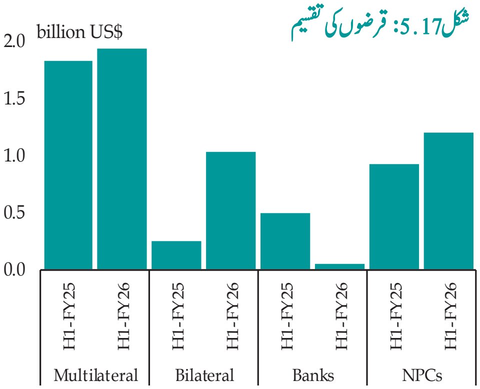

Source: EAD

آئی سی ٹی برآمدات، جو مجموعی خدمات کی برآمدات کا تقریباً نصف ہیں، خدمات کے کھاتے کے توازن کو مستحکم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی رہیں۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں آئی سی ٹی کی برآمدات 2.2 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئیں۔ اہم بات یہ ہے کہ آئی ٹی برآمدات، نٹ ویئر کی برآمدات کے بعد، پاکستان کی اشیا اور خدمات کی برآمدات میں دوسرا سب سے بڑا حصہ دار بن گئی ہیں۔[33] یہ شعبے کی ملکی زرمبادلہ کی آمد کے لیے بڑھتی ہوئی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے (**شکل 5.12**)۔

کمپیوٹر اور ٹیلی مواصلات خدمات کی برآمدات مجموعی آئی سی ٹی برآمدات کا بالترتیب 84 فیصد اور 16 فیصد بنتی ہیں۔ کمپیوٹر خدمات کی برآمدات میں فری لانسنگ، سافٹ ویئر کنسلٹنسی خدمات، اور کمپیوٹر سافٹ ویئر کی برآمدات کا حصہ نمایاں تھا (**باکس 5.3**)۔ مزید برآں، کمپیوٹر خدمات کی برآمدات کی ساخت میں وقت کے ساتھ تبدیلی آئی ہے، جس کی ایک وجہ ریموٹ ورک پلیٹ فارمز کا فروغ اور آؤٹ سورسڈ ڈیجیٹل سروسز کی عالمی طلب میں اضافہ ہے۔ (**شکل 5.13**)۔[34]

آئی سی ٹی برآمدات میں اضافہ پاکستان کی آن لائن افرادی قوت[35] میں توسیع اور ڈیجیٹل طور پر فراہم کی جانے والی خدمات کی مسلسل عالمی طلب کو ظاہر کرتا ہے۔ تحقیق و ترقی (R&D)، پروفیشنل مینجمنٹ اور تجارت سے متعلق مشاورتی خدمات جیسے دیگر علم پر مبنی شعبوں سے برآمدات میں اضافے نے بھی آئی سی ٹی برآمدات میں اضافے کو تقویت دی ہے۔ یہ رجحانات برآمدات میں تنوع اور زیادہ تخصیصی و مہارت پر مبنی خدمات کی طرف پیش رفت کی عکاسی کرتے ہیں۔

شکل 5.18: اقتصادی پالیسی کی غیر یقینی اور پاکستان میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کی آمد

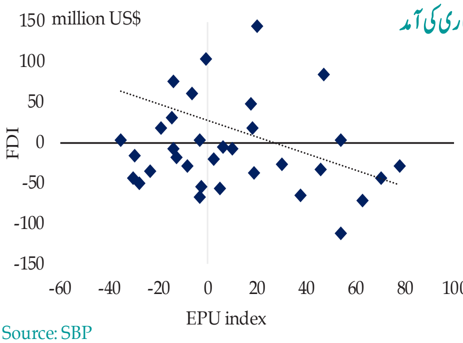

Source: SBP

33 مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی برآمدات میں آئی سی ٹی برآمدات کا حصہ 14 فیصد سے زیادہ ہے، جبکہ نٹ ویئر کا حصہ 17.6 فیصد ہے۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک۔

34 آؤٹ سورسڈ ڈیجیٹل ورک پلیس سروس مارکیٹ کے لیے فیوچر مارکیٹ انسائٹس کی رپورٹ برائے، ماخذ https://www.futuremarketinsights.com/reports/outsourced-digital-workplace-service-market

35 افرادی قوت کے سروے 25-2024ء کے مطابق پاکستان میں 23 لاکھ افراد (کل روزگار کا 2.9 فیصد) ڈیجیٹل روزگار یا گیگ ورکرز کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

شکل 5.19 الف: توانائی کے شعبے میں خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کی آمد – پہلی ششماہی

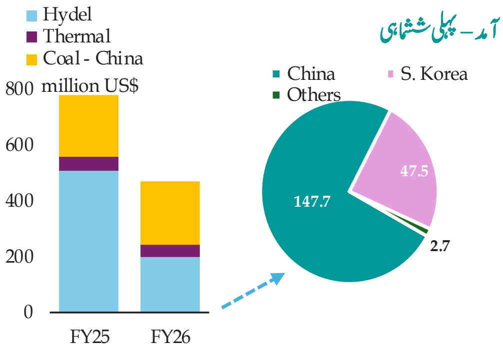

Source: SBP

شکل 5.19 ب: منتخب شعبوں میں خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کی آمد – پہلی ششماہی

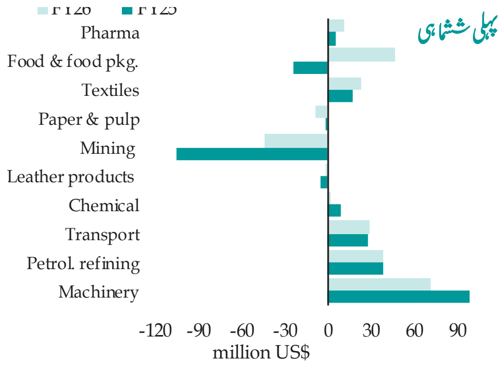

Source: SBP

ابتدائی آمدنی کا توازن

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں ابتدائی آمدنی کے توازن کا خسارہ 4.6 ارب ڈالر رہا، جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 4.7 ارب ڈالر تھا۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ پست سودی ادائیگیاں ہیں، جبکہ گذشتہ برس کے مقابلے میں منافع اور منافعِ منقسمہ کی واپسی بڑھ گئی (**شکل 5.14**)۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران منافع اور منافعِ منقسمہ دونوں کی واپسی میں 333 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا، جس کی وجہ مالی کاروبار، توانائی، اور خوراک کے شعبوں سے رقوم کی بلند واپسی تھی، جو بہتر نفع آوری کی عکاسی کرتی ہے۔[36] ان تینوں شعبوں نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران بحیثیتِ مجموعی واپس کی گئی کل رقم کے نصف سے زیادہ حصے کی نمائندگی کی۔

ثانوی آمدنی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ثانوی آمدنی کا سرپلس 2.1 ارب ڈالر اضافے سے 20.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ اس کی بنیادی وجہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں ریکارڈ اضافہ تھا (**شکل 5.15**)۔ تمام اہم راہداریوں سے ترسیلاتِ زر کی آمد میں اضافہ ہوا، سوائے امریکہ کے، جو بیرونی اور ملکی عوامل کے امتزاج کی عکاسی کرتا ہے۔[37]

بیرونی محاذ پر، خلیجی ممالک میں مضبوط اقتصادی سرگرمی، بالخصوص، نان ہائیڈروکاربن سرگرمیوں نے افرادی قوت کی طلب میں اضافہ کیا۔ ملکی سطح پر، پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو (پی آر آئی) کے تحت مختلف اقدامات نے ترسیلاتِ زر کی آمد میں اضافے کو آسان بنایا۔ اس تناظر میں یہ بات اجاگر کرنا اہم ہے کہ مبادلہ کمپنیوں (ای سیز) کو اب کمرشل بینکوں کے ساتھ

[36] مالی کاروباری اداروں، خاص طور پر غیر ملکی بینکوں کے بعد از ٹیکس منافع میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً 7 فیصد اضافہ ہوا۔ مزید برآں، غذائی شعبے میں غیر ملکی کمپنیوں کی نفع آوری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک۔

[37] امریکہ سے کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں کمی کے باعث مجموعی ترسیلاتِ زر اس کا حصہ میں کم ہوا ہے۔ یہ رجحان یو اے ای اور یورپی یونین ممالک سے بڑھتی ہوئی ترسیلاتِ زر کی عکاسی کرتا ہے۔ خاص طور پر یورپی یونین سے ترسیلاتِ زر میں اضافہ نقل مکانی کے تبدیل ہوتے ہوئے ہجرتی رجحانات اور نئے مقامات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ساتھ، ہر اُس لین دین پر 20 سعودی ریال وصول کرنے کی اجازت دی گئی ہے جس کی مالیت 200 ڈالر یا اس سے زائد ہو۔[38]

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں (ای سیز) کو پابند کیا ہے کہ وہ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر کی راست کے ذریعے ڈجیٹل ادائیگی یقینی بنائیں۔[39] اس کا مقصد لاگت کی اثر انگیزی کو اور ڈجیٹل ادائیگی کے نظام کے وسیع تر استعمال کے ذریعے کیش لیس معیشت کی طرف منتقلی کو تیز کرنا ہے (**باکس 5.4**)۔[40]

اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کچھ منتخب معیشتوں میں دیکھی گئی سست روی کے برعکس پاکستان میں ترسیلاتِ زر کی آمد میں اضافہ ہوا تھا (**شکل 5.16**)۔ اگرچہ خلیجی ممالک میں کارکنوں کی بڑھتی ہوئی طلب یکساں ہے، تاہم یہ فرق اسٹیٹ بینک اور حکومت کی جانب سے فراہم کردہ مراعات کے دائرہ کار میں اضافے کی وجہ سے سامنے آیا۔[41]

5.4 مالی کھاتہ

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں مالی کھاتے میں 1,423 ملین ڈالر کی رقوم کی خالص آمد ریکارڈ کی گئی، جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے 644 ملین ڈالر سے دو گنا زیادہ ہیں۔ مالی رقوم میں دوطرفہ اور کثیر جہتی ذرائع سے آنے والی

شکل 5.20: اسٹیٹ بینک کے زرِ مبادلہ ذخائر اور مارکیٹ میں مداخلتیں

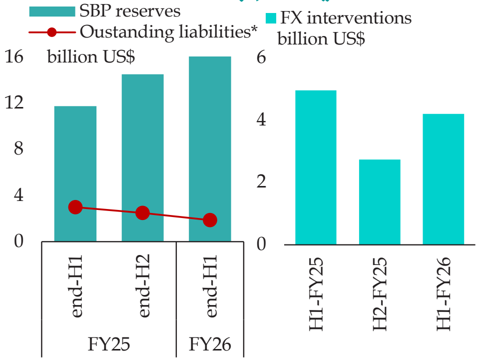

*forward and swap position
Source: SBP

سرکاری آمدنی غالب رہی (**شکل 5.17**)۔ سرکاری ادائیگیوں کا تقریباً 98.6 فیصد منصوبہ بند قرضوں پر مشتمل تھا۔ کثیر جہتی اور دوطرفہ گرانٹس، جو بالترتیب 29.0 ملین اور 31.7 ملین ڈالر کی مقدار میں تھیں، سیلاب کے بعد کی بحالی، ماحولیاتی لچک، صحت، اور سماجی تحفظ کے اقدامات کے لیے مختص کی گئی تھیں۔

دریں اثنا، دوطرفہ قرضے 1,041 ملین ڈالر تک پہنچ گئے، جس میں سعودی آئل سہولت کے تحت 600 ملین ڈالر شامل ہیں۔[42] کثیر جہتی قرضے 1,938 ملین ڈالر ریکارڈ کیے گئے، جن میں عالمی بینک کا حصہ سب سے زیادہ اس کے بعد اسلامی ترقیاتی بینک کا حصہ تھا۔[43]

[38] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 09 برائے 2024ء، اور ای پی ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2025ء۔

[39] راست پاکستان کا پہلا اینڈ ٹو اینڈ ڈجیٹل ادائیگیوں کا نظام ہے۔

[40] اسٹیٹ بینک نے اب مبادلہ کمپنیوں کو اجازت دی ہے کہ وہ راست کے ذریعے استفادہ کنندہ کے بینکوں، مائیکروفنانس بینکوں اور الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز میں موجود اکاؤنٹس / والٹس میں ہوم ترسیلاتِ زر ڈجیٹل طور پر ادا کر سکیں۔ ماخذ: ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2026ء۔

[41] فلپائن اور میکسیکو کی طرف ترسیلاتِ زر میں کمی امریکہ میں مارکیٹ کے غیر موافق حالات کے باعث ہوئی، جو کارکنوں کی ترسیلاتِ زر اور کارکنوں کی تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑی منزل ہے۔

[42] یہ رقم سعودی عرب کی پاکستان کے لیے منظور شدہ ایک ارب ڈالر مالیت کی تیل سہولت کے تحت مالی سال 26ء کے لیے جاری کی گئی ہے۔

[43] انٹرنیشنل اسلامک ٹریڈ فنانس کارپوریشن (آئی ٹی ایف سی) نے گزشتہ 3 برسوں میں پاکستان کے لیے سب سے بڑی مشترکہ (syndicated) مالکاری کا بندوبست کیا ہے۔ اس مالکاری کی رقم توانائی کی درآمدات کے لیے استعمال ہوگی تاکہ پاکستان کی توانائی ضروریات پوری کی جاسکیں۔

دسمبر 2025ء کے اختتام تک، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی ایز) کے تحت خالص قابلِ واپسی واجبات 2,231 ملین ڈالر تک پہنچ گئے، جن میں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (این پی سیز) کے ذریعے 1,202.1 ملین ڈالر حاصل کیے گئے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اسلامی این پی سیز سے حاصل ہونے والی رقوم میں اضافہ ہوا، جو شریعت سے ہم آہنگ سرمایہ کاری کے آپشنز کے لیے بڑھتی ہوئی پسندیدگی کو ظاہر کرتا ہے۔ حالاں کہ فروری 2025ء میں این پی سیز کی شرحوں میں کمی کی گئی تھی، جو پست عالمی سود کی شرحوں کے پیش نظر ابھی بھی پرکشش ہو سکتی ہیں۔[44] مزید برآں، ٹیکس مراعات اور واپسی کے ہموار عمل سے بھی رقوم کی بلند آمد کو تقویت ملی۔

شکل 5.21: شرحِ مبادلہ: بین البینک اور کرب مارکیٹ

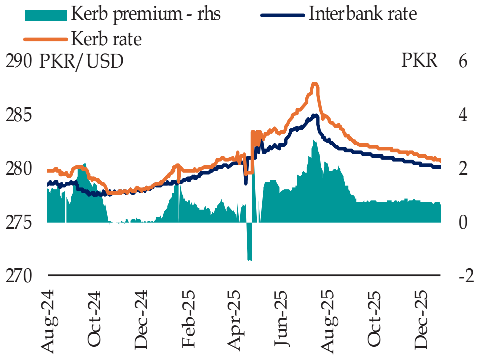

Source: SBP

پالیسی اور نظم و نسق کی مستقل عدم مطابقت کے سبب ایف ڈی آئی میں کمی آئی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) 642 ملین ڈالر ریکارڈ کی گئی، جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے 1,519 ملین ڈالر کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے۔ یہ کمی نظم و نسق اور پالیسی میں مسلسل غیر یقینی صورتِ حال کی عکاسی کرتی ہے، جو بیرونی سرمایہ کاری پر اثرانداز ہوتی رہی (**شکل 5.18**)۔[45]

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بدستور مالی کاروبار تک محدود رہی ، جس کے باعث کارکردگی کے متلاشی پیداواری شعبے پیچھے رہ گئے ہیں

مالی کاروبار اور شعبہ توانائی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کے اہم وصول کنندگان رہے۔ مالی کاروبار واحد بڑا شعبہ تھا جس نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران 401.5 ملین ڈالر کے خالص بہاؤ کے ساتھ گذشتہ برس کے 368.2 ملین ڈالر کے مقابلے میں اضافہ ریکارڈ کیا۔ یہ آمدنی بنیادی طور پر درج ذیل عوامل کی وجہ سے ہوئی: (i) اسلامی بینکاری کے شعبے میں توسیع، جس نے کویت اور یو اے ای سے سرمایہ کاری کو متوجہ کیا، اور (ii) ڈیجیٹل بینکوں کی لائسنسنگ سے متعلق مسلسل بہاؤ۔[46] یہ رجحان عالمی ایف ڈی آئی کی حرکیات سے بھی ہم آہنگ ہے، جو علاوہ راہ داری مالی مرکز (کنڈوٹ فنانشل سینٹر) کے اثرات، پچھلے دو برسوں میں نمایاں طور پر کم ہو چکے ہیں۔[47]

---

44 وزارت خزانہ کی جانب سے گزٹ نوٹیفکیشن نمبر ایس آر او 2025/(I)33 بتاریخ 16 جنوری 2025ء اور ایس آر او 2025/(I)174 بتاریخ 12 فروری 2025ء۔

45 اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کے تخمینے کے مطابق اقتصادی پالیسی کی غیر یقینی صورت حال (EPU) میں ایک فیصد اضافے سے پاکستان میں ایک سہ ماہی کے اندر سرمایہ کاری میں اوسطاً 0.28 فیصد کمی واقع ہوتی ہے۔

46 اقتصادی لٹریچر کے مطابق مالی و کاروباری سرمائے کی آمد موافق گردشی اثر کی حامل (procyclical) ہوتی ہے اور یہ کُلی معاشی حالات میں تبدیلیوں کے لیے زیادہ حساس ہوتی ہے۔ ماخذ: رین ہارٹ، ڈی، اور ڈیل ایریا، ایس (2013ء) سرمائے کی تمام لہریں یکساں نہیں ہوتیں: بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں اضافے کا شعبہ وار جائزہ، سی ای پی آر

47 یو این سی ٹی اے ڈی کے مطابق عالمی سرمایہ کاری رپورٹ 2025ء کے مطابق عالمی بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں 2023ء میں 10 فیصد سے زائد اور 2025ء میں 11 فیصد کمی واقع ہوئی۔ ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق 2025ء کی پہلی ششماہی میں مزید 3 فیصد کمی دیکھی گئی۔

اس کے برعکس، توانائی کے شعبے میں خالص ایف ڈی آئی کے بہاؤ میں مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی، جو 780.2 ملین ڈالر سے گھٹ کر 430.5 ملین ڈالر رہ گئی، جس کی بنیادی وجہ ہائیڈرو پاور منصوبوں میں سرمایہ کاری میں کمی تھی، جو 509 ملین ڈالر سے کم ہو کر 199 ملین ڈالر رہ گئی۔ یہ سرمایہ کاری زیادہ تر چین سے آئی، جو ہائیڈل پاور میں مجموعی ایف ڈی آئی کے تقریباً تین چوتھائی حصے کی نمائندگی کرتی ہے، اس کے بعد جمہوریہ کوریا کا نمبر آتا ہے (**شکل 5.19 الف اور ب**)۔

اگرچہ بعض منصوبوں میں کم رقوم کی آمد ریکارڈ کی گئی، تاہم دیگر منصوبوں، جن میں سوکی کناری ہائیڈرو پاور پروجیکٹ شامل ہے، میں قرضے کی واپسی کی وجہ سے رقوم کا خالص اخراج ظاہر کیا گیا۔ ضوابطی غیر یقینی صورتِ حال نے بھی ممکنہ طور پر سرمایہ کاری رقوم کی آمد کو متاثر کیا۔ نیپرا کی جانب سے جولائی 2025ء کے ٹیرف جائزے میں سوکی کناری کے لیے صرف جزوی ٹیرف ردوبدل کی منظوری دی گئی، جو محض قرض کی واپسی تک محدود تھی،[48] جبکہ مکمل آمدنی کی بازیابی ابھی زیرِ جائزہ ہے۔ اس سے زیرِ تکمیل ہائیڈرو پاور منصوبوں میں سرمائے کی آمد میں تاخیر ہو سکتی ہے، جن میں کوہالہ ہائیڈرو پاور منصوبہ بھی شامل ہے۔

مزید برآں، ساختی، مالی اور پالیسی سے متعلق عوامل کا مجموعہ بھی ہائیڈرو پاور میں ایف ڈی آئی کی آمد میں کمی کی وضاحت کرتا ہے۔ ڈسکوز کی کمزور مالی صورتِ حال بروقت ادائیگیوں کے حوالے سے خدشات پیدا کرتی ہے۔[49] اس صورتِ حال کو پالیسی اور ٹیرف سے متعلق غیر یقینی عوامل نے مزید پیچیدہ بنا دیا، جن میں بجلی کی خریداری کی قیمتوں اور معاہداتی اصلاحات شامل ہیں، جس سے سرمایہ کاروں کے لیے محاصل کے بہاؤ میں ابہام پیدا ہوا۔ مزید یہ کہ پیداوار کے مجموعی آمیزے میں ہائیڈرو پاور کے حصے میں کمی اور فی یونٹ لاگت[50] میں اضافہ بھی متوقع منافع کو کمزور کرتا ہے۔ اس کے برعکس، کوئلے پر مبنی منصوبوں میں ایف ڈی آئی کی آمد مستحکم رہی، جس میں بیشتر حصہ چین کا تھا۔[51]

مشینری اور برقی آلات میں (جس میں گرڈ اور ٹرانسمیشن کی اپ گریڈیشن شامل ہے) ایف ڈی آئی کی آمد سست روی کا شکار رہی کیونکہ متعدد منصوبے عمل درآمد میں تاخیر کا شکار ہوئے، جس کی وجہ سے سرمایہ کاروں نے اپنی سرمایہ کاری مؤخر کر دی۔[52] اسی دوران، تیل اور گیس کی تلاش کے شعبے میں رقوم کا خالص اخراج 10.8 ملین ڈالر رہا، جبکہ گزشتہ برس 88.3 ملین ڈالر کی آمد ہوئی تھی۔ یہ اخراج اپ اسٹریم سرمایہ کاری کے فیصلوں میں تاخیر کے ساتھ ساتھ توانائی کی عالمی فرمز کے پست نفع آور ڈاؤن اسٹریم آپریشنز اور خطوں سے سرمائے کے اخراج کی عکاسی کرتا ہے، جو زیادہ نفع بخش مارکیٹوں کی طرف عالمی جزدان کی از سرِ نو ترتیب کے وسیع تر رجحان کے مطابق ہے۔[53]

---

[48] نیپرا (2025) نمبر NEPRAIRJADG(Tariff)/TRF-232/SKHPL-2013 ۔ نیپرا کے اس فیصلے میں اس منصوبے کے ٹیرف کا جائزہ لیا گیا جو ستمبر 2024ء میں کمرشل آپریشنز شروع کرنے کے بعد ہوا۔ اس میں بنیادی طور پر شرح مبادلہ اور مہنگائی میں تبدیلیوں کے باعث قرضوں کی واپسی کے لیے عارضی ردوبدل کی اجازت دی گئی، جبکہ ٹیرف میں مکمل ردوبدل ابھی زیرِ غور ہے۔

[49] استعمال کنندگان (Off-takers) کی مالی صحت ان اہم پیمائشوں میں سے ایک ہے جسے غیر ملکی سرمایہ کار توانائی سے متعلق بڑے اور بھاری سرمائے پر مبنی منصوبوں میں سرمایہ کاری کے دوران مدنظر رکھتے ہیں۔ (ماخذ: ہائیڈرو پاور خصوصی مارکیٹ رپورٹ 2021ء:2030 تک تجزیہ اور پیش گوئی، آئی ای اے)

[50] مالی سال 26ء میں بجلی کی خریداری کی قیمت کی وضاحت مالی سال 26ء، ری نیو ایبل پہلی رپورٹ

[51] یہ رجحان عالمی سطح پر کوئلے پر مبنی منصوبوں میں چین کی مسلسل برتری سے ہم آہنگ ہے، کیونکہ دنیا میں 70 فیصد سے زائد زیرِ تکمیل کوئلے پر مبنی منصوبے چین کے زیرِ انتظام ہیں۔ ماخذ: انڈیکس باکس ویب سائٹ۔

[52] منقولی شواہد کے مطابق پاکستان نے اپ گریڈیشن کے لیے کثیر فریقی مالکاری حاصل کی ہے، تاہم روپے کی مقامی فنڈنگ میں کمی کے باعث اس کی تقسیم (disbursement) محدود رہی ہے۔

[53] کمپنیوں کے مالی گوشواروں کے تجزیے اور دیگر اہم شعبوں کی رپورٹس کی بنیاد پر۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کان کنی اور کوہ کنی کے شعبے میں بھی گذشتہ برس کی طرح ایف ڈی آئی کا خالص اخراج ریکارڈ کیا گیا۔ جاری منصوبہ بند اور ضوابطی پیش رفت کے باعث نئی سرمایہ کاری کی آمد میں تاخیر ہوئی۔ خاص طور پر، ریکوڈک پروجیکٹ کے فیز I-کی لاگت میں ترمیم، جو مہنگائی کے مطابق ردوبدل اور پیداوار کے تازہ پیرامیٹرز کو شامل کرنے کے لیے کی گئی، جس کے نتیجے میں ایکویٹی کی قدر پیمائی اور داخلی شرحِ منافع (آئی آر آر) کا ازسرِنو جائزہ لینا پڑا[54]۔ اس سے مالی بندش اور نئے سرمایہ کاروں کی شمولیت ملتوی ہوگئی ہے۔

شکل 5.22: حقیقی اور نامیہ مؤثر شرحِ مبادلہ

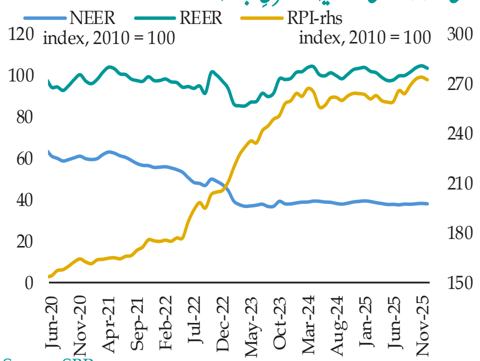

Source: SBP

اسی دوران، بلوچستان مائنز اینڈ منرلز ایکٹ 2025ء[55] کی معطلی نے قلیل مدتی ضوابطی غیر یقینی صورتِ حال میں مزید اضافہ کیا ہے۔ نتیجتاً، کان کنی کے شعبے میں سرمایہ کاری کی آمد میں تاخیر بنیادی طور پر سرمایہ کاروں کی کم ہوتی دلچسپی کے بجائے لین دین اور مراحل کی ترتیب سے متعلق عوامل کی عکاسی کرتی ہے۔

تاہم، بعض برآمدی شعبوں بشمول ٹیکسٹائل، خوراک وخوراک کی پیکیجنگ، اور فارما نے ایف ڈی آئی کی معمولی خالص آمد درج کی۔ یہ آمد زیادہ تر ٹیکسٹائل میں موجودہ تکنیکی اپ گریڈیشن، خوراک میں استعداد کو بڑھانے، اور فارما سیکٹر میں اے پی آئی کی صلاحیت بہتر بنانے سے متعلق تھیں۔

یہ رقوم ان شعبوں میں مشینری کی بڑھتی ہوئی درآمدات اور بلند تر ملکی سرمایہ کاری کے ساتھ ہم آہنگ تھیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار اپنے سرمایہ کاری فیصلوں سے قبل مقامی سرمایہ کاری کے عزم، منصوبے کی مقامی سطح پر قابلِ عمل ہونے کی صلاحیت اور تیاری، اور سرمایہ کاری کے مقامی شراکت داروں کو نہایت اہم پیشگی عوامل سمجھتے ہیں۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے اخراج میں قرض کی واپسی اور منافع کی وصولی غالب رہی

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص ایف پی آئی میں 592 ملین ڈالر کا اخراج دکھائی دیا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 71 ملین ڈالر کا اخراج ہوا تھا۔ اس کی بڑی وجہ ستمبر 2025ء میں عرصیت پوری کرنے والے 500 ملین ڈالر کے یورو بانڈز کی بازادائیگی تھی۔[56]

نیشنل کلیرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) کے مطابق، غیر ملکی سرمایہ کاروں نے مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی میں کھاد، تیل و گیس کی تلاش، خوراک، ٹیکسٹائل، او ایم سیز، توانائی، بینکوں اور سیمنٹ کے شعبوں میں 753.5 ملین ڈالرز کی اپنی ہولڈنگ فروخت کیں۔ حالانکہ مالی

[54] لندن اسٹاک ایکسچینج ویب سائٹ: ریکوڈک منصوبے کے معاہداتی اخراجات میں اضافہ – ایل ایس ای

[55] ایسوسی ایٹ پریس آف پاکستان

[56] 2015ء میں جاری کیے گئے 10 سالہ بانڈ۔

سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایکویٹی مارکیٹ کی نفع آوری امید افزا رہی تھی۔[57]

5.5 زرِمبادلہ ذخائر اور شرحِ مبادلہ

دسمبر 2025ء کے اختتام تک اسٹیٹ بینک کی تحویل میں زرمبادلہ کے ذخائر 16.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جو جون 2025ء کے آخر میں 14.5 ارب ڈالر تھے۔[58] جاری کھاتے کے خسارے کے باوجود زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کی بنیادی وجہ نجی سرمائے کی معتدل آمد کے سبب اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرِمبادلہ کی خریداری کے ساتھ ساتھ غیر ملکی (سرکاری) مالی بہاؤ کی آمد تھی۔[59]

اسی دوران، اسٹیٹ بینک نے اپنے واجب الادا فارورڈ اور تبادل کی پوزیشن میں بھی مزید کمی کی،[60] جس سے زرِمبادلہ ذخائر کے معیار میں واضح بہتری کا اشارہ ملا (**شکل 5.20**)۔ بیرونی بفرز میں اضافہ جاری کھاتے کے معتدل خسارے کے باوجود بازارِ مبادلہ کے استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد دے رہی ہے۔ مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران روپیہ/ڈالر کی شرحِ مبادلہ تقریباً 281.7 روپیہ/ڈالر رہا۔ مزید برآں، کرب پریمیم، یعنی بینکوں کے مابین اور کرب مارکیٹ کی شرحِ مبادلہ کے درمیان فرق، بھی کم ہو گیا اور ایک روپے کی تاریخی سطح سے نیچے مستحکم رہا (**شکل 5.21**)۔

مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے بیشتر عرصے کے دوران حقیقی مؤثر شرحِ مبادلہ (آر ای ای آر) کے اشاریے میں اضافے کا رجحان دکھائی دیا، جو آخر جون کے 98 سے بڑھ کر دسمبر 2025ء کے آخر تک 103.7 تک پہنچ گیا۔ حقیقی شرحِ مبادلہ میں یہ اضافہ تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں ملکی مہنگائی کی شرح کے زیادہ ہونے کی عکاسی کرتا ہے، جیسا کہ نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) میں اضافے کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے (**شکل 5.22**)۔

باکس 5.1: امریکی ٹیرف میں اضافے اور پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات

ریاستہائے متحدہ امریکہ، جو دنیا کی سب سے بڑی معیشت ہے، عالمی تجارت اور قدری زنجیروں میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ امریکہ کی تجارتی پالیسی میں کسی بھی تبدیلی کے دوررس اثرات مرتب ہوتے ہیں، خاص طور پر پاکستان جیسی معیشتوں کے لیے، جن کی برآمدات مرتکز اور کم متنوع ہیں۔ ٹیکسٹائل برآمدات پاکستان کی مجموعی تجارتی برآمدات کا تقریباً 55 فیصد ہیں۔ مالی سال 25ء تک، امریکہ پاکستان کی سب سے بڑی واحد برآمدی منڈی تھی، کیونکہ پاکستان کی مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات کا 30 فیصد سے زائد امریکہ کو برآمد ہوتا ہے۔ اس ارتکاز نے امریکہ کی تجارتی پالیسی میں تبدیلیوں کے حوالے سے پاکستان کے خطرات کو مزید بڑھا دیا۔

یہ باکس حال ہی میں اعلان شدہ امریکی ٹیرف میں اضافے کے اثرات کا جائزہ لیتا ہے جو مختلف ممالک سے امریکی ٹیکسٹائل کی درآمدات پر لاگو ہوئے ہیں۔ یہ اس بات کا بھی جائزہ لیتا ہے کہ یہ ٹیرف کس طرح امریکی ٹیکسٹائل درآمدات کی مختلف علاقائی برآمد کنندہ ممالک کے درمیان ساخت کو دوبارہ تشکیل دیتے ہیں اور ان تبدیلیوں کا پاکستان کے اپنے ہم سر ممالک کے مقابلے میں

---

[57] کے ایس ای-100 انڈیکس جون کے آخر میں 78,445 سے بڑھ کر دسمبر 2025ء کے اختتام تک 174,054 تک پہنچ گیا۔ بلومبرگ کے مطابق پاکستان اسٹاک ایکسچینج 2025ء میں ڈالر کی بنیاد پر ایشیا/پیسیفک خطے کی بہترین کارکردگی دکھانے والی منڈیوں میں شامل رہی۔

[58] کمرشل بینکوں کے پاس موجود زرمبادلہ کے ذخائر دسمبر 2025ء کے اختتام پر تقریباً 4.7 ارب ڈالر کی سطح پر مستحکم رہے، جبکہ جون 2025ء کے اختتام پر یہ 4.8 ارب ڈالر تھے۔

[59] اسٹیٹ بینک نے جولائی تا دسمبر 2025ء کے دوران 3.1 ارب ڈالر کی خالص خریداری کی۔

[60] اوپن فارورڈ/سواپ پوزیشن دسمبر 2025ء میں کم ہو کر 2.0 ارب ڈالر رہ گئی، جو جون 2025ء میں 2.5 ارب اور دسمبر 2024ء میں 3.0 ارب ڈالر تھی۔

نسبتی پوزیشن پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ٹیرف میں فرق کئی ترسیلی چینلز کے ذریعے تجارتی رجحانات کو متاثر کر سکتے ہیں، جن میں نسبتی قیمت کی مسابقت میں تبدیلی، امریکی خریداروں کی جانب سے کم ٹیرف والے سپلائرز کی طرف سورسنگ کی ایڈجسٹمنٹ، اور عالمی رسدی زنجیروں کی ازسرِنو تشکیل شامل ہیں۔

امریکہ کی ٹیکسٹائل درآمدات کی ازسرِ نو تقسیم: استفادہ کنندگان، متاثرین، اور پاکستان کی صورتِ حال

امریکی ٹیرف میں حالیہ اضافہ پاکستان کے لیے کئی مسابقتی ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کے مقابلے میں نسبتاً کم رہا ہے (**جدول 5.1.1**)۔ امریکی ٹیکسٹائل درآمدات میں یکساں تخفیف کے بجائے ٹیرف کی یہ غیر متناسب تبدیلیاں سپلائر ممالک کے درمیان درآمدات کی دوبارہ تقسیم (reallocation) کا باعث بنی ہیں (**شکل 5.1.1**)۔

ویتنام سب سے بڑے استفادہ کنندہ کے طور پر ابھرا، جس نے اگست تا دسمبر 2025ء میں امریکی ٹیکسٹائل درآمدات میں اپنے حصے میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلحاظ قدر 2.7 فیصدی درجات کا اضافہ ریکارڈ کیا۔ اس کے برعکس، چین کی مارکیٹ پوزیشن میں نمایاں کمی دکھائی دی، جس کا حصہ بلحاظ قدر 10 فیصدی درجات سے زیادہ اور بلحاظ حجم 6 فیصدی درجات کم ہوا، جو کہ نمایاں طور پر بلند ٹیرف اور وسیع تجارتی رکاوٹوں کے مشترکہ اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔

شکل 5.1.1: امریکہ کی ٹیکسٹائل درآمدات میں تبدیلی*

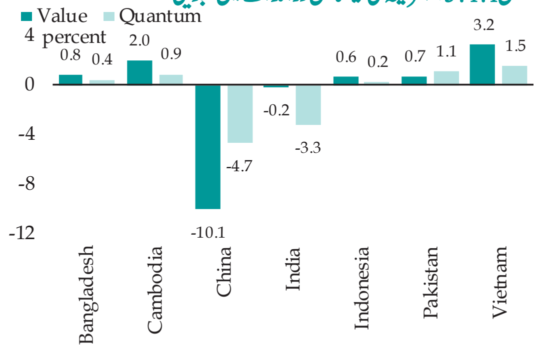

*Change in share for Aug-Dec 2025 from Aug-Dec 2024

Source: Otexa and SBP staff calculation

دیگر ممالک کے برعکس، ٹیرف میں اضافے پر بھارت کا ردِعمل قدر اور حجم کے لحاظ سے مختلف رجحان ظاہر کرتا ہے۔ امریکہ کو برآمدی حجم میں بھارت کا حصہ 1.8 فیصدی درجات کم ہوا، جبکہ قدر کے لحاظ سے اس کا حصہ 1.1 فیصدی درجات بڑھ گیا، جو دیگر عوامل کے ساتھ بہتر مسابقت کی عکاسی کرتا ہے۔

جدول 5.1.1: ٹیکسٹائل پر امریکی ٹیرف میں تبدیلی اور امریکہ کو ٹیکسٹائل برآمدات

فیصد

ملک	لاگو ٹیرف	نئے ٹیرف*	ٹیرف میں اضافہ	امریکی ٹیکسٹائل درآمدات میں حصہ–2024ء
کمبوڈیا	10.0	19.0	9.0	4.3
پاکستان	9.6	19.0	9.4	3.6
ویتنام	9.4	20.0	10.6	15.2
تھائی لینڈ	8.9	19.0	10.1	1.1
بھارت	9.1	25.0	15.9	8.9
چین	9.0	34.0	25.0	24.2
بنگلہ دیش	10.0	20.0	10.0	7.0

ماخذ: اوٹیکسا؛ tradecomplianceresourcehub.com

* اگست 2025ء سے لاگو ٹیرف

پاکستان نے بھی اپنی مارکیٹ پوزیشن میں معمولی بہتری ظاہر کی ہے، جہاں قدر کے لحاظ سے امریکہ کی ٹیکسٹائل درآمدات میں اس کا حصہ 0.7 فیصدی درجات بڑھا ہے۔ یہ اضافہ بظاہر پاکستان پر نسبتاً کم ٹیرف اور دیگر سپلائرز پر زیادہ ٹیرف کے باعث ہوا ہے۔ تاہم، پاکستان کے ان حالیہ فوائد کی پائیداری اور رفتار کا انحصار دو عوامل پر ہوگا: وہ رفتار جس سے مسابقتی برآمد کنندگان اپنی رسدی زنجیروں کو ازسرِنو ترتیب دیتے ہیں، اور، پاکستان کی صلاحیت، جو عارضی ٹیرف فوائد سے بڑھ کر بنیادی مسابقت کو بہتر بنانے پر مبنی ہو۔ مزید برآں، ایسے مواقع سے بھرپور استفادے کے لیے پاکستان کو ملکی رسدی رکاوٹوں اور مسائل کو بھی حل کرنے کی ضرورت ہے، جن میں پیداواری صلاحیت کی حدود، خام مال کی دستیابی اور لاگت، توانائی اور دیگر ان پٹ لاگتیں، اور شعبے کی بلند قدرِ اضافی کے حامل ٹیکسٹائل زمروں میں محدود رسائی شامل ہیں۔

عالمی بینک (2016ء)ii کی ایک سیمولیشن یہ ظاہر کرتی ہے کہ قیمت کے نسبتاً معمولی دھچکے، جیسے چین کی برآمدی قیمتوں میں 10 فیصد اضافہ، جنوبی ایشیائی مسابقتی ممالک بشمول پاکستان سے امریکی ٹیکسٹائل درآمدات کے نمایاں اختصاصِ نو کا باعث بن سکتے ہیں۔ تاہم، پاکستان ان تبدیلیوں سے کس حد تک فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کا انحصار بنیادی طور پر برآمد کنندگان کے لاگتی ڈھانچوں اور بالخصوص پیداوار میں تیزی سے اضافے کی صلاحیت (scalability)، رسدی زنجیر کی لچک، اور عالمی فیشن کی تیزی سے بدلتی ہوئی طلب کے مطابق فوری ردِ عمل دینے کی اہلیت کے تناظر میں ان کی موافقتی صلاحیت (adjustment capacity) پر ہے۔ مزید برآں، نان ٹیرف رکاوٹیں جیسے معیار کے سخت پیمانے، سرٹیفکیشن کے پیچیدہ تقاضے، مزدوری اور ماحولیاتی ضوابط کی پابندی، اور کسٹمز کے غیر مؤثر طریقہ کار ان ممکنہ فوائد کے حصول اور پائیداری میں نمایاں طور پر رکاوٹ بنتے ہیں۔

*اس باکس کی تیاری میں انا خٹک اور محمد نفیس کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے ۔

حوالہ جات:

i۔ وائٹ ہاؤس ایگزیکٹو آرڈرز، اس لنک پر ملاحظہ کیجیے: https://www.whitehouse.gov/presidential-actions/2025/07/further-modifying-the-reciprocal-tariff-rates/ رسائی کی تاریخ 6 اگست 2025ء

ii۔ ایسیویڈو، جی۔ ایل۔ اور رابرٹسن، آر۔ (2016ء)۔ اسٹچز ٹو رچز؟ واشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک

iii۔ کی، ایچ۔ ایل۔ و دیگر (2009)۔ دی اکنامک جرنل، شمارہ 119، صفحات 172-199۔ نوٹ: یہ بات اہم ہے کہ این ٹی ایمز اور این ٹی بیز میں فرق ہوتا ہے۔ این ٹی ایمز ایک وسیع زمرہ ہے جس میں وہ تمام اقدامات شامل ہیں جو تجارت کو آسان بھی بنا سکتے ہیں اور محدود بھی، جبکہ این ٹی بیز خاص طور پر ان اقدامات کو ظاہر کرتے ہیں جو تجارت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

Iv۔ اسٹیٹ بینک (2024ء)۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر رپورٹ، باب 5، ششماہی رپورٹ، کراچی: اسٹیٹ بینک

باکس 5.2: روایتی (Linear) سے تجدیدی (Circular) پیداواری عمل پر منتقلی: پاکستان کے شعبۂ ٹیکسٹائل کی قدری زنجیر کے لیے تزویراتی ترجیح

عالمی سطح پر، ٹیکسٹائل کی صنعت روایتی "لینا-بنانا- تلف کرنا"[61] ماڈلز سے ہٹ کر زیادہ انقلابی نظام کی جانب منتقل ہو رہی ہے۔ یہ انقلابی نظام دوبارہ قابلِ استعمال بنانے یا ری سائیکلنگ پر مرکوز ہے، یعنی پیداوار کے خام مال کے طور پر ری سائیکل شدہ مواد کا استعمال،[62] اور مواد کے مختلف النوع استعمالات کی نشان دہی کو یقینی بنانا۔ اس تبدیلی کی وجہ نئے ضوابط، خریدار کی طلب، اور لاگت کے دباؤ ہیں۔

اس وقت، عالمی سطح پر صرف ایک فیصد کپڑے دوبارہ قابلِ استعمال بنائے جاتے ہیں، جبکہ 75 فیصد سے زیادہ پھینک دیے جاتے ہیں، جو معاشی قدر کے ضیاع کے حجم کو ظاہر کرتا ہے۔ [i] اسی اثنا میں، دوبارہ استعمال[63] اور ری سائیکل شدہ مارکیٹ عالمی سطح پر تیزی سے پھیل رہی ہے۔ [ii] اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ نئے مواد کے استعمال کے مقابلے میں ری سائیکل شدہ پولیسٹر کے استعمال سے توانائی کی کھپت میں 50 تا 70 فیصد تک کمی آتی ہے۔ [iii]

---

61 یہ ایک خطی (linear) معاشی نظام ہے جس میں قدرتی وسائل کو نکالا جاتا ہے("take")، مصنوعات میں تبدیل کیا جاتا ہے("make")، اور پھر مختصر استعمال کے بعد بطور فضلہ ضائع کر دیا جاتا ہے ("waste")۔

62 ویسٹ ویلورائزیشن (Waste valorisation) وہ عمل ہے جس میں فضلے کو نئی مصنوعات یا پیداوار کے لیے خام مال میں تبدیل کر کے اس سے قدر حاصل کی جاتی ہے۔

63 2026ء سے 2034ء کے دوران استعمال شدہ کپڑوں کی منڈی کے 10.3 فیصد کی مرکب سالانہ شرح نمو (CAGR) سے بڑھنے کی توقع ہے، جبکہ باز فروخت کی منڈی 2030ء تک دگنی ہو جائے گی۔ (ماخذ: Second-Hand Clothing Market Size, Share, 2034؛ زیڈ آئی پی ڈی او ایجوکیشن رپورٹ 2026ء، ویب سائٹ: Resale Industry: ZipDo Education Reports 2026)

پاکستان کے شعبۂ ٹیکسٹائل کے لیے یہ بات کیوں اہم ہے ؟

پاکستان کا شعبۂ ٹیکسٹائل ایک اہم موڑ پر کھڑا ہے۔ 60 فیصد سے زائد ٹیکسٹائل بر آمدات کا انحصار کپاس پر مبنی خام مال، توانائی کی زیادہ ضرورت والے پیداواری عمل، اور کم متنوع مصنوعات پر ہے، جو مسابقت کو محدود کرتی ہیں۔[iv] اس کے علاوہ، ان پٹ کی بڑھتی ہوئی لاگت، پرانی مشینری، پائیدار طریقوں کو محدود طور پر اپنانا، اور منقسم رسدی زنجیریں بھی سیکٹر کی مسابقت کو مزید محدود کرتی ہیں۔ مسابقت کی یہ کمی مارکیٹ کے ارتکاز سے بڑھ جاتی ہے، جہاں 80 فیصد سے زیادہ ٹیکسٹائل بر آمدات صرف تین منڈیوں — یورپی یونین، برطانیہ، اور امریکہ — کو جاتی ہیں۔ یہ منڈیاں پائیداری، سراغ پذیری (traceability)[64]، اور گردش (سرکولیریٹی) سے متعلق تقاضوں کو تیزی سے سخت کر رہی ہیں، جن کے لیے پابند ضوابطی فریم ورک نافذ کیے جا رہے ہیں، جیسے یورپی یونین کا پائیدار مصنوعات کے لیے ایکو-ڈیزائن ریگولیشن،[65] امریکہ میں ریاستی سطح پر موسمیاتی انکشاف کے قوانین، اور برطانیہ و کینیڈا میں ای ایس جی سے ہم آہنگ خریداری اور رپورٹنگ کی لازمی شرائط۔ یہ بدلتے ہوئے ضوابط پاکستان کی بر آمداتی مسابقت کے لیے خطرات پیدا کرتے ہیں کیونکہ گردشی معیشت کے طریقے مارکیٹ تک رسائی کے لیے تیزی سے لازمی شرط اور بر آمدی استحکام کا ایک اہم عنصر بنتے جا رہے ہیں۔ اس تناظر میں، ری سائیکل شدہ مصنوعات کی سرٹیفیکیشن ایک نمایاں تجارتی امتیاز کے طور پر ابھر رہی ہے۔[66]

پاکستان کا ٹیکسٹائل فضلہ[67] اور ری سائیکلنگ کی صلاحیت

پاکستان میں سالانہ اندازاً 1.7 ملین ٹن ٹیکسٹائل فضلہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس فضلے کا 50 فیصد (850,000 ٹن) مؤثر طریقے سے جمع کر کے ایک باقاعدہ نظام کے تحت ری سائیکل کیا جائے، اور فرض کیا جائے کہ ری سائیکل شدہ بلیچڈ فائبرز کی اوسط قیمت 1.4 ڈالر فی کلوگرام[v] ہو تو پاکستان تقریباً 773 ملین ڈالر کے ایک بڑے معاشی موقع سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر میکانکی ری سائیکلنگ استعمال کی جائے۔[68] جو اس وقت پاکستان میں غالب طریقہ ہے اور جس سے چھانٹی اور پراسیسنگ کے دوران نقصانات کے بعد تقریباً 65 فیصد قابلِ استعمال فائبر حاصل ہوتا ہے — تب بھی یہ سالانہ بنیاد پر 773 ملین ڈالر کی مساوی بر آمدی قدر میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ براہِ راست معاشی فوائد کے علاوہ، مقامی سطح پر بڑے پیمانے پر ری سائیکلنگ سے:

- درآمد شدہ خالص (ورجن) فائبرز پر انحصار کم کرے گا۔[69]
- توانائی کی کھپت میں کمی
- کاربن قیمتوں کے نظام جیسے یورپی یونین کے کاربن بارڈر ایڈجسٹمنٹ میکانزم (CBAM) کے اثرات سے بچاؤ کرے گا۔
- خریداروں کی جانب سے عائد ای ایس جی اور سراغ پذیری کے تقاضوں کے مطابق مطابقت کو بہتر بنائے گا۔

---

64 ری سائیکلنگ میں سراغ پذیری (traceability) سے مراد مواد کی فضلے کے انتظام کی پوری زنجیر میں منظم دستاویز بندی اور ٹریکنگ ہے، یعنی اس کے ماخذ، جمع کرنے، پراسیسنگ اور حتمی، اعلیٰ معیار کی مصنوعات میں دوبارہ استعمال تک۔

65 ایکو-ڈیزائن ریگولیشن برائے ماحول دوست مصنوعات (Eco-design for Sustainable Products Regulation) کے تحت ٹیکسٹائل کے لیے 2027ء تک ڈیجیٹل پروڈکٹ پاسپورٹس (Digital Product Passports) لازمی ہوں گے، جن میں ری سائیکل شدہ مواد، ماخذ (origin)، کیمیکل کمپلائنس اور عرصہ حیات پر اس کے اثرات سے متعلق قابلِ تصدیق ڈیٹا شامل کرنا ضروری ہو گا۔

66 وہ کمپنیاں جو Cradle to Cradle (C2C) اور Global Recycled Standard (GRS) کے تحت سرٹیفائیڈ ہوتی ہیں، وہ ری سائیکل شدہ مصنوعات پر عام طور پر 15 سے 30 فیصد زیادہ قیمت حاصل کر لیتی ہیں اور غیر سرٹیفائیڈ کمپنیوں کے مقابلے میں بڑے بین الاقوامی ریٹیلرز سے 40 فیصد تیزی سے منظوری (approval) حاصل کر لیتی ہیں۔ (ماخذ: فیوماؤ فیبرک، ویب سائٹ: https://fumaofabric.com/what-is-the-grs-certificate-for-clothing-manufacturers)

67 ٹیکسٹائل فضلہ مختلف اقسام پر مشتمل ہوتا ہے، جن میں پری کنزیومر ویسٹ (پیداواری عمل کے دوران بچ جانے والا فاضل)، پوسٹ کنزیومر ویسٹ (استعمال شدہ اور ضائع شدہ کپڑے) اور درآمدی فاضل شامل ہیں، جس میں زیادہ تر استعمال شدہ کپڑے ہوتے ہیں۔

68 میکانکی ری سائیکلنگ میں ٹیکسٹائل فضلے کو ریشوں (fibers) میں توڑ کر دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جاتا ہے، لیکن اس عمل سے ریشے چھوٹے اور کم معیار کے ہو جاتے ہیں اور یہ ملے جلے (blended) کپڑوں کو مؤثر طریقے سے ری سائیکل نہیں کر سکتی۔

69 ری سائیکل شدہ ریشوں (fibres) کے معیار کا انحصار عموماً اس بات پر ہوتا ہے کہ ری سائیکلنگ کس طریقے سے کی گئی ہے — میکانکی یا کیمیائی — اور کس قسم کے مواد کو ری سائیکل کیا جا رہا ہے۔

پاکستان سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل بھی درآمد کرتا ہے۔ ان درآمدی سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل کا تقریباً 50 فیصد ملک کے اندر ری سائیکل کیا جاتا ہے، جبکہ باقی کم آمدنی والے ممالک کو برآمد کر دیا جاتا ہے (**شکل 5.2.1**)۔[vi] پاکستان میں 2021ء کے بعد سے سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل کی مقبولیت بڑھ رہی ہے۔ ملک نے 180 ملین ڈالر مالیت کے استعمال شدہ ٹیکسٹائل درآمد کیے، لیکن چھانٹی اور پراسیسنگ کے بعد 266 ملین ڈالر کے دوبارہ برآمد کر دیے، جو مقامی سطح پر اضافہ قدر کی نمایاں صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔[70] تاہم، حالیہ رجحانات ایک بڑھتے ہوئے ٹیکنالوجی خلا کی نشاندہی کرتے ہیں، جو سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل کی چھانٹی، درجہ بندی (گریڈنگ)، ری سائیکلنگ، اور مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو بڑھا کر اضافہ قدر کی غیر استعمال شدہ صلاحیت سے مکمل استفادے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

شکل 5.2.1: پاکستان میں استعمال شدہ کپڑوں کی درآمدات اور برآمدات

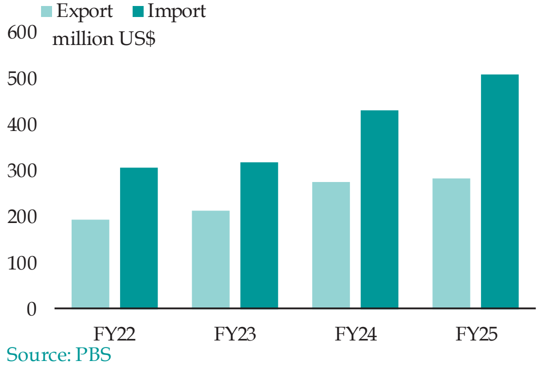

Source: PBS

ٹیکسٹائل کی تجدید (سرکولیریٹی) کے ہر مرحلے میں درپیش اہم چیلنجز **شکل 5.2.2** میں دکھائے گئے ہیں، جو پاکستان کے ٹیکسٹائل فضلے کی قدری زنجیر کی عکاسی کرتی ہے۔ موجودہ میکانکی ری سائیکلنگ کم معیار کے فائبر زپیدا کرتی ہے اور ملے جلے (مکسڈ) کپڑے کی ٹیکسٹائل کو پراسیس کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی، جبکہ غیر رسمی ہینڈلنگ اور منقسم ری سائیکلنگ کی قدری زنجیر کی سراغ پذیری میں کمی کا سبب بنتی ہے۔ قومی سطح پر ڈیجیٹل پروڈکٹ پاسپورٹ (DPP) یا سراغ پذیری کے فریم ورک کی عدم موجودگی بھی مواد کی ٹریکنگ اور سرکلر انضمام کو محدود کرتی ہے۔ جمع کیے گئے ٹیکسٹائل فضلے کا تقریباً 90 فیصد کم قدر والی مصنوعات (جیسے پونچھے، بھرائی کے مواد، صنعتی کپڑے) میں ڈاؤن سائیکل کر دیا جاتا ہے، جو ڈاؤن سائیکلنگ کے مضبوط رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید برآں، تکنیکی تربیت کی کمی بھی معیاری بحالی میں رکاوٹ بنتی ہے۔

ان ساختی کمزوریوں کے علاوہ، درآمد شدہ ٹیکسٹائل فضلے کا انتظام مزید رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔ درآمد شدہ کپڑوں کی گانٹھوں میں غیر ٹیکسٹائل مواد کی آمیزش کے باعث آلودگی پیدا ہوتی ہے، جس سے فضلے کی سرکاری قیمت بندی (valorization) کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً، دوبارہ استعمال اور فروخت کے ذرائع تمام قابلِ استعمال ٹیکسٹائل کو جذب نہیں کر پاتے، جبکہ میکانیکی ری سائیکلنگ سے کم معیار کے ریشے حاصل ہوتے ہیں جو اعلیٰ معیار کی مصنوعات جیسے ملبوسات اور گارمنٹس میں استعمال کے لیے موزوں نہیں ہوتے۔ منقسم اور غیر رسمی فضلے کی سرکاری قیمت بندی شاذ و نادر ہی ٹیکسٹائل سے ٹیکسٹائل (T2T) ری سائیکلنگ کو ممکن بناتی ہے۔[vii] نتیجتاً، باقی ماندہ فضلے کا ایک بڑا حصہ توانائی کے حصول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جو مواد کی ری سائیکلنگ کے مقابلے میں محدود قدر فراہم کرتا ہے۔ پالیسی، مالیات اور ٹیکنالوجی میں موجود مستقل خلا ٹیکسٹائل فضلے میں موجود مکمل قدر کے حصول میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے لیے پالیسی اقدامات

ٹیکسٹائل فضلے کی ممکنہ قدر کو بروئے کار لانے، پاکستان کو برآمدات پر مبنی ٹیکسٹائل ری سائیکلنگ میں ایک علاقائی رہنما کے طور پر پیش کرنے، اور ایک پائیدار اور مسابقتی ٹیکسٹائل شعبے کو فروغ دینے کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

- یورپی یونین کی ESPR/DPP ٹائم لائنز کے مطابق ایک قومی ٹیکسٹائل سرکولیریٹی روڈمیپ تیار کیا جائے، جس میں ری سائیکل شدہ مواد کے استعمال، جمع کرنے کی باضابطہ شرح، اور فضلے کے بہاؤ کی حقیقی وقت میں نگرانی کے لیے مرحلہ وار اہداف مقرر کیے جائیں۔
- فضلہ ہینڈل اور ری سائیکل کرنے والوں کو تربیت اور اسناد دے کر جمع کرنے اور پراسیس کرنے کے عمل کو پیشہ ورانہ بنایا جائے۔

[70] ڈچ استعمال شدہ ٹیکسٹائل کی منزلیں: برآمد کے بعد ان کے استعمال اور خطرات (2023ء)

شکل 5.2.2: پاکستان میں ٹیکسٹائل فضلے کے مربوط بہاؤ اور درپیش چیلنجز

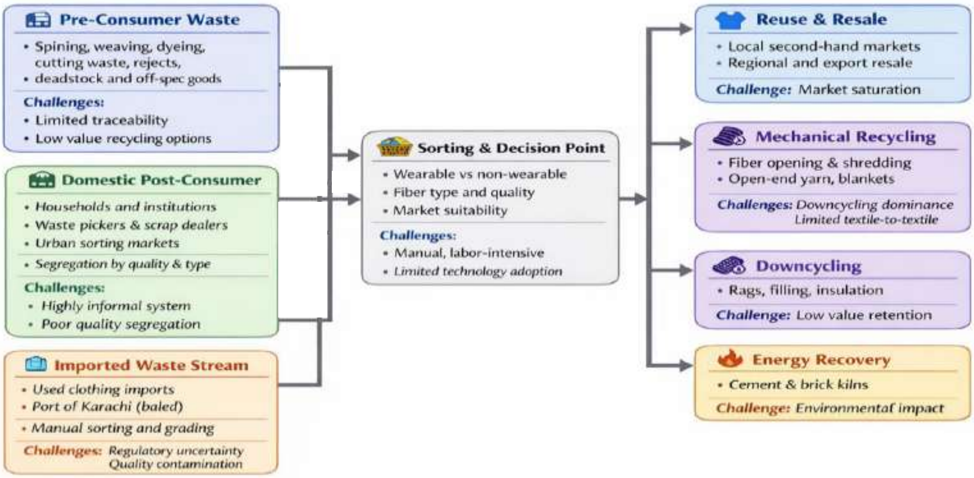

Source: SBP Staff estimates based on Hussain, M. et al. (2025). Comprehensive Overview of the Pakistan Textile Waste

- بالخصوص ری سائیکلنگ کے لیے کنٹرول شدہ اور معیار کے لحاظ سے تصدیق شدہ سیکنڈ ہینڈ ٹیکسٹائل درآمدات کی اجازت دی جائے۔ کیمیکل ری سائیکلنگ اور اے آئی پر مبنی چھانٹی (sorting) کے نظاموں میں سرمایہ کاری کو بڑھایا جائے۔
- برآمدی نوعیت کے مینوفیکچررز/ریٹیلرز کے لیے انٹرلوپ (Interloop) ماڈل کے مطابق ٹیکسٹائل-ٹو-ٹیکسٹائل (T2T) کلوزڈ لوپ پروگرامز کو لازمی قرار دیا جائے۔[71]

* اس باکس کی تیاری میں انا خٹک کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

i۔ گنٹنکس (2025ء)۔ فیشن کی صنعت میں پائیداری سے متعلق شماریاتی رپورٹ
ii۔ ڈیٹا برج ویب سائٹ۔ عالمی ٹیکسٹائل ری سائیکلنگ مارکیٹ کا حجم، حصہ اور رجحانات کا تجزیہ – صنعتی جائزہ اور 2032ء تک پیش گوئی
iii۔ گنٹنکس (2025ء)۔ فیشن کی صنعت میں پائیداری سے متعلق شماریاتی رپورٹ
iv۔ اسٹیٹ بینک (2025ء)۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر رپورٹ، باب 5: بیرونی شعبہ، ششماہی رپورٹ، کراچی: اسٹیٹ بینک
v۔ ری سائیکل شدہ فائبرز کی قدر 0.8 سے 1.60 ڈالر فی کلوگرام کے درمیان ہے، لہٰذا یہاں 1.4 ڈالر فی کلوگرام فرض کیا گیا ہے۔ ماخذ: حسین، ایم۔ و دیگر (2025ء)۔ پاکستان کی ٹیکسٹائل فضلے کی صنعت کا جامع جائزہ
vi۔ ای ٹی سی ای رپورٹ 2023ء/4۔ یورپ کی دائروی معیشت میں استعمال شدہ ٹیکسٹائل کی یورپی برآمدات
vii۔ ایس ایم ای پی ویب سائٹ۔ ٹیکسٹائل فضلے کی سراغ پذیری: ڈیٹا کے ذریعے ٹیکسٹائل فضلے کے انتظام اور ری سائیکلنگ میں بہتری – ایس ایم ای پی

[71] انٹرلوپ ویب سائٹ: فضلہ اور سرکلیرٹی – انٹرلوپ، انٹرلوپ نے ریورس ریسورس اور نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی (NTU) کے ساتھ شراکت داری کی ہے تاکہ ٹیکسٹائل سے ٹیکسٹائل ری سائیکلنگ، سراغ پذیری اور فضلے کے انتظام کی رسدی زنجیر کو بہتر بنایا جا سکے۔

باکس 5.3: پاکستان میں فری لانسنگ: حالیہ رجحانات، امکانات اور رکاوٹیں

فری لانسنگ، جسے گیگ اکانومی بھی کہا جاتا ہے،[72] خدمات کی بین الاقوامی تجارت کے تیزی سے بڑھتے ہوئے زمروں میں سے ایک کے طور پر ابھری ہے، جس کی وجہ پلیٹ فارم پر مبنی، فاصلاتی کام کا فروغ، اور کم لاگت والی مسابقتی ڈیجیٹل مہارتوں کی طلب ہے۔ فری لانسنگ کا شعبہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے، برآمدات میں تنوع لانے، اور مالی شمولیت کا نادر امتزاج پیش کرتا ہے۔[73] یہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو رسمی لیبر مارکیٹ سے باہر جذب کرتا ہے۔ توقع ہے کہ 2030ء تک یہ 2.5 ٹریلین ڈالر کی مارکیٹ بن جائے گا۔[74] فری لانسرز کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہے، جن میں سے تقریباً 60 فیصد کی عمر 30 سال سے کم ہے۔[75]

پاکستان نے خود کو اس شعبے میں ایک نمایاں فراہم کنندہ کے طور پر پیش کیا ہے،[76] اور مالی سال 25ء میں 985 ملین ڈالر حاصل کیے، جو گزشتہ تین برسوں میں تقریباً تین گنا ہو چکے ہیں۔ جب اسے وسیع تر آئی ٹی اور آئی ٹی ای ایس کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو مالی سال 25ء میں ڈیجیٹل برآمدات 3.8 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئیں، جو فری لانسنگ کے کردار کو زرمبادلہ کمانے کے ایک مستحکم ذریعے کے طور پر اجاگر کرتی ہیں۔

ایک حالیہ سروے کے مطابق، ایک پاکستانی فری لانسر سالانہ تقریباً 5000 ڈالر کماتا ہے۔[77] اگرچہ یہ اندازہ سرکاری اعداد و شمار سے مختلف ہے، لیکن یہ فرق جزوی طور پر ساختی عوامل کی عکاسی کرتا ہے، جیسے کہ ادائیگی کے بین الاقوامی پلیٹ فارمز کا استعمال، مالی شمولیت کی مختلف سطحیں، اور یہ حقیقت کہ اس وقت ایسے فری لانسرز کی تعداد نسبتاً کم ہے جن کے مقامی بینکوں میں اکاؤنٹس موجود ہیں۔[78] مجموعی طور پر یہ حرکیات مل کر آمدنی میں اضافے کے ایک واضح راستے کی نشاندہی کرتے ہیں: قدری زنجیر کو اوپر لے جاتے ہوئے خصوصی اور علم پر مبنی فری لانسنگ کے زمروں میں داخل ہونا، جہاں مالی نظام کے ساتھ مضبوط باضابطہ انضمام اور زیادہ قدر پیدا کرنا ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔

فری لانسرز کی آمدنی کی معاونت کے لیے اقدامات

ادائیگی کا انضمام اور مالی رسائی: مختلف متعلقہ فریقوں کی جانب سے کیے گئے اقدامات میں عالمی ادائیگی کے گیٹ ویز کو مقامی مالی اداروں کے ساتھ مربوط کرنا شامل ہے، جس سے فری لانسنگ کی آمدنی میں اضافے کو سہارا ملا ہے (**شکل 5.3.1**)۔ مثال کے طور پر، حبیب بینک لمیٹڈ (ایچ بی ایل) نے فری لانسرز کے ادائیگی کے مسائل حل کرنے کے لیے 'ایچ بی ایل فری لانسر ڈیجیٹل کرنٹ اکاؤنٹ' متعارف کرایا، جبکہ سادہ پے (SadaPay) نے اکتوبر 2023ء میں سادہ بِز (SadaBiz) اکاؤنٹس کے ذریعے فری لانسرز کے لیے ایپل پے (Apple Pay) اور گوگل پے (Google Pay) ادائیگیوں کو ممکن بنایا۔

مہارتوں کی تیاری اور افرادی قوت میں توسیع: حکومت نے 2018ء میں Digiskills.pk کا آغاز کیا، جس کے تحت فری لانسرز کو مفت آن لائن تربیت فراہم کی جا رہی ہے۔ اب تک اس پروگرام کے ذریعے 4.5 ملین سے زائد تربیتیں فراہم کی جا چکی ہیں، جن میں اینی میشن اور ولاگنگ، گرافک ڈیزائننگ، اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ جیسے شعبے شامل ہیں۔[79] وزارتِ

[72] گیگ اکانومی (gig economy) ایک ایسا نظام ہے جس میں عارضی، قلیل مدتی یا کنٹریکٹ کی بنیاد پر ملازمتیں ہوتی ہیں جن کے لیے کمپنیاں فری لانسرز یا کنٹریکٹرز کو رکھتی ہیں۔ (ماخذ: ولاسٹی گلوبل)

[73] پے اونیر کا فری لانسر آمدنی سروے: اپنے ریٹس کا موازنہ کریں (2015ء)

[74] زیڈ آئی پی ڈی او ویب سائٹ: فری لانسنگ: ZipDo Education Reports 2026

[75] عالمی بینک (2023ء)۔ بلا سرحد کام: آن لائن گیگ ورک کے مواقع اور خطرات، واشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک

[76] پاکستان فری لانسنگ پلیٹ فارمز میں فائیور پر تیسرے اور اپ ورک پر پانچویں نمبر پر ہے۔

[77] فری لانسرز کی آمدنی کا تخمینہ پاکستان ایسوسی ایشن آف فری لانسرز (پی اے ایف ایل اے) کی رپورٹ برائے جنوری 2024ء میں دیے گئے سروے کے جوابات کی بنیاد پر بہ وزن اوسط (weighted average) کی بنیاد پر لگایا گیا ہے۔

[78] وزیرِ اعظم کی آئی ٹی ایکسپورٹ ریمی ٹینسز کمیٹی کے مطابق صرف تقریباً 38,000 فری لانسرز مقامی بینک اکاؤنٹس کے حامل ہیں۔

[79] اگنائٹ ویب سائٹ: /ignite.org.pk۔ اگنائٹ حکومت کے زیر انتظام ایک قومی ٹیکنالوجی فنڈ ہے۔

شکل 5.3.1: فن ٹیک اور آئی سی ٹی برآمدات کے لیے گوگل پر تلاش

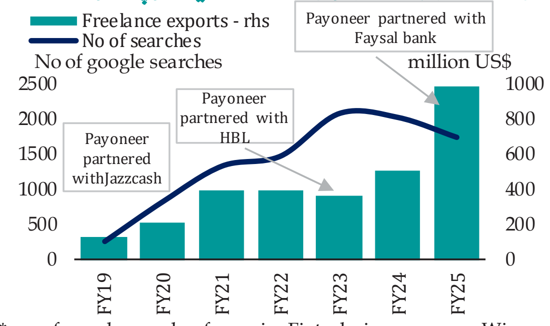

* no. of google searches for major Fintechs i.e. payoneer, Wise and paypal
Sources: SBP; Google

انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی کمیونیکیشن (MoITT) نے 2022ء میں نیشنل فری لانسنگ ٹریننگ پروگرام (NFTP) کا آغاز کیا، جس کا ہدف 22,000 سے زائد نوجوانوں کو مختلف مطلوبہ (in-demand) کورسز میں تربیت فراہم کرنا ہے۔

زرِمبادلہ اور رپورٹنگ میں سہولت: اسٹیٹ بینک نے فری لانسرز سمیت سافٹ ویئر برآمد کنندگان کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں اجازت دی ہے کہ وہ اپنی خالص زرمبادلہ آمدنی کا 50 فیصد تک اپنے فارن کرنسی اکاؤنٹس میں برقرار رکھ سکیں تاکہ بیرونِ ملک ادائیگیاں بآسانی کی جا سکیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے الیکٹرانک پروسیڈ ریئلائزیشن سرٹیفکیٹ (ePRC) اور اسٹیٹمنٹ آف پی آر سیز (S-PRCs) کے اطلاع دہی کے طریقوں پر نظرثانی کی ہے تاکہ آئی ٹی برآمد کنندگان کو اپنی زرمبادلہ آمدنی کی اطلاع دہی میں بہتر سہولت فراہم کی جاسکے۔ اسٹیٹ بینک نے برآمدی آمدنی (export realization) کے طریقہ کار کو مزید آسان بنا دیا ہے، جس کے تحت آئی ٹی کمپنیوں اور فری لانسرز کو ہر برآمدی لین دین کے لیے فارم "آر" جمع کرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے بجائے، وہ نیا اکاؤنٹ کھولتے وقت ایک بار (one-time) ڈیکلریشن جمع کرائیں گے۔[80]

معاونتی اقدامات کے باوجود، پاکستان کا فری لانسنگ ایکو سسٹم اب بھی ساختی رکاوٹوں کا سامنا کر رہا ہے

پاکستان کے فری لانسنگ ایکو سسٹم کو درپیش اہم رکاوٹوں میں ادائیگیوں، مہارتوں، انفراسٹرکچر، ضوابط، انٹرنیٹ کے ربط اور ٹیکس کے شعبوں میں موجود نظامی مسائل شامل ہیں۔[81]

ادائیگیوں میں رکاوٹیں: اگرچہ بین الاقوامی پلیٹ فارمز جیسے پایونیر (Payoneer)، وائز (Wise)، زوم (Xoom) اور اسکرل (Skrill) ملک میں کام کر رہے ہیں اور انہیں مقامی بینک اکاؤنٹس اور موبائل والٹس کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے، تاہم دیگر وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی عالمی ادائیگی کی خدمات، بالخصوص پے پال (PayPal) کی عدم موجودگی اب بھی انتخاب کو محدود کرتی ہے۔ نتیجتاً پاکستانی فری لانسرز کو لین دین کی زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جن میں ادائیگی کے قابلِ اعتماد چینلز کی کمی، بلند لاگت، اور دیگر کئی ممالک میں موجود ہمسر افراد کے مقابلے میں کم لچک شامل ہیں۔

مہارتوں اور معیار کے فرق: پاکستان میں فری لانسرز کی ایک بڑی تعداد اب بھی کم سے درمیانے درجے کی ویلیو سروسز تک محدود ہے، جبکہ ویب ڈیزائننگ، جدید ڈیٹا اینالیٹکس، اور پروڈکٹ کنسلٹنگ جیسے اعلیٰ قدر (high-value) زمروں میں ان کی رسائی محدود ہے۔ یہ ارتکاز تشویش کا باعث ہے کیونکہ اعلیٰ قدر والی خدمات نہ صرف زیادہ زرمبادلہ پیدا کرتی ہیں بلکہ مستقبل میں عالمی سطح پر ان کی طلب میں مزید اضافہ متوقع ہے۔[82] اسی دوران، جنریٹو آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) میں تیز رفتار پیش رفت ان فری لانسرز کے لیے بڑھتا ہوا خطرہ پیدا کر رہی ہے جو معمول کے ڈیجیٹل کاموں سے وابستہ ہیں۔ یہ صورتِ حال اس بات کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتی ہے کہ مہارتوں کو ایسے اے آئی سے ہم آہنگ اور علم پر مبنی (knowledge-intensive) خدمات کی طرف اپ گریڈ کیا جائے، جہاں انسانی مہارت کے ٹیکنالوجی کی تبدیلی کے مقابلے میں مکمل طور پر ختم ہونے کے بجائے اس میں اضافہ ہونے کا زیادہ امکان ہو۔

---

[80] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 06 برائے 2026ء

[81] پاکستان ایسوسی ایشن آف فری لانسرز 2024ء (پی اے ایف ایل اے)

[82] اپ ورک۔ ویب سائٹ: *https://www.upwork.com/resources/highest-paying-freelance-jobs*

انفراسٹرکچر کی کمی: ڈیوائسز کی محدود دستیابی، ناقابلِ بھروسا براڈ بینڈ،[83] اور بجلی کی بندشیں منصوبوں کی بروقت تکمیل کے حوالے سے ساکھ کو متاثر کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں نئے پراجیکٹس دیگر ممالک کے فری لانسرز کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

ٹیکس کے مبہم قواعد: فری لانسرز کو طویل عرصے سے اپنی آمدنی پر ٹیکس کے حوالے سے غیر یقینی صورتِ حال کا سامنا رہا ہے، کیونکہ آئی ٹی / آئی ٹی ای ایس بر آمدات، فری لانس خدمات اور بیرونِ ملک سے ترسیلاتِ زر سے حاصل ہونے والی آمدنی کو مختلف طریقوں سے درجہ بند کیا جاسکتا ہے، جیسے بطور بر آمدی آمدنی، کاروباری آمدنی یا ذاتی ترسیلات۔ یہ ابہام اکثر دوہرے ٹیکس (double taxation) کا باعث بنتا ہے، کیونکہ ٹیکس حکام بعض اوقات مجموعی غیر ملکی آمدن، بشمول غیر متعلقہ رقوم، کو قابلِ ٹیکس آمدنی تصور کر لیتے ہیں۔ مزید بر آں، صرف وہ فری لانسرز جو پاکستان سافٹ ویئر ایکسپورٹ بورڈ (PSEB) کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں، 0.25 فیصد کی رعایتی شرح پر بر آمدی ٹیکس اور بر آمدی آمدنی پر 100 فیصد ٹیکس کریڈٹ کے اہل ہوتے ہیں، جبکہ اس فریم ورک سے باہر فری لانسرز کو ٹیکس فائلنگ، دستاویزات اور زرِ مبادلہ بر قرار رکھنے میں غیر یقینی صورتِ حال کا سامنا رہتا ہے۔

مندرجہ بالا عوامل کے علاوہ، متعلقہ فریقوں کے مابین با قاعدہ اور مستقل رابطے کا کوئی باضابطہ نظام موجود نہیں ہے، جس کے ذریعے چیلنجز کی بروقت نشاندہی، رکاوٹوں کے حل اور مقامی سطح پر مؤثر اقدامات پر عمل درآمد ممکن ہو سکے۔ ان رکاوٹوں کو دور کرنے سے ایک زیادہ مربوط ایکو سسٹم تشکیل دیا جا سکتا ہے، جو پاکستانی فری لانسرز کو بلند قدر کے حامل اور خصوصی (specialized) زمروں کی طرف منتقل ہونے میں مدد دے گا جس کے نتیجے میں نہ صرف آمدنی میں استحکام بہتر ہو گا بلکہ بر آمدی آمدنی میں اضافہ ہو گا اور مجموعی طور پر پائیدار معاشی ترقی میں بھی نمایاں کردار ادا کیا جا سکے گا۔

* اس باکس کی تیاری میں انا خٹک اور محمد نفیس کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

باکس 5.4: راست اور بونا کا انضمام: ترسیلاتِ زر کی آمد کو کم لاگت کے ساتھ زیادہ مؤثر بنانا

تجرباتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترسیلاتِ زر کی آمد لاگت اور وقت کے حوالے سے حساس ہوتی ہے (**شکل 5.4.1**)۔[84] لین دین کی لاگت کم ہو تو باضابطہ چینلز کے ذریعے ترسیلاتِ زر کی آمد بڑھ جاتی ہے۔ حکومت اور اسٹیٹ بینک نے پاکستان ریمی ٹنس انیشی ایٹو (پی آر آئی) اور دیگر ضوابطی معاونت کے ذریعے ترسیلاتِ زر کو باضابطہ چینلز سے لانے کے لیے مختلف مراعات فراہم کی ہیں۔ ان مراعات میں وہ اسکیمیں شامل تھیں جو خاص طور پر لین دین کی لاگت کو کم کرنے اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کی گئی تھیں۔ اسکیموں سمیت ان مراعات نے ترسیلاتِ زر کی آمد میں نمایاں اضافہ کرنے میں مدد دی، تاہم اس کے لیے ضخیم مالیاتی گنجائش درکار تھی۔ مثال کے طور پر، مالی سال 25ء میں اس اسکیم کی مالی معاونت کے لیے 65 ارب روپے مختص کیے گئے۔

شکل 5.4.1: لاگت اور ترسیلاتِ زر کی آمد: رجحانات

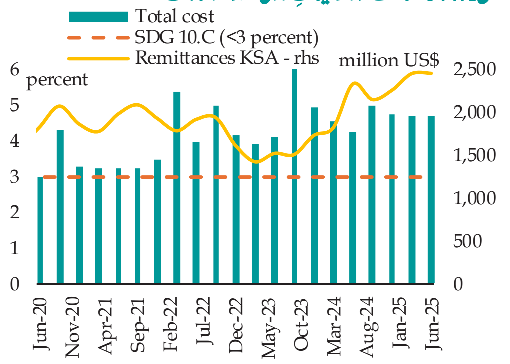

Sources: SBP; UN; WB

---

[83] خصوصی سیکشن: آئی سی ٹی ایکسپورٹ اور ٹیک اسٹارٹ اپس۔

[84] کپوڈر، کے۔، اور امام، پی اے۔ (2024ء)۔ لین دین کے اخراجات ترسیلاتِ زر پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟ ورلڈ ڈیولپمنٹ، جلد 177، 106537

اگر چہ یہ اسکیمیں لین دین کی لاگت کو کم کر کے ترسیلاتِ زر کو رسمی ذرائع کی طرف راغب کرنے میں مدد دیتی ہیں، لیکن یہ اہم ترسیلی راہداریوں میں بلند لاگت کا سبب بننے والے ساختی مسائل کو حل نہیں کر تیں۔ مثلاً، پاکستان کی سب سے زیادہ ترسیلاتِ زر سعودی عرب سے آتی ہیں، جہاں لین دین کی لاگت بھی سب سے زیادہ ہے (**جدول 5.4.1**)۔

زیادہ لاگت کی اہم وجوہات میں محدود مسابقت، ضوابطی تقاضے، آپریشنل اور تصفیے کے اخراجات، اور ادائیگیوں کا منقسم انفراسٹرکچر شامل ہیں۔[85]

ان مسائل کے حل کے لیے اسٹیٹ بینک نے عرب مانیٹری فنڈ (اے ایم ایف) کے ساتھ مل کر راست–بونا انضمام کا منصوبہ شروع کیا۔ راست پاکستان کا فوری ادائیگیوں کا نظام ہے، جو ملک کے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ایکو سسٹم کا بنیادی ستون ہے اور تیز، محفوظ اور پست لاگت لین دین کو ممکن بناتا ہے۔[86] بونا (Buna) ایک سرحد پار ادائیگیوں کا نظام ہے جسے اے ایم ایف نے 2020ء میں قائم کیا، اور یہ عرب خطے میں مؤثر ترسیلاتِ زر کی سہولت فراہم کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

جدول 5.4.1: پاکستان کو 200 ڈالر بھیجنے کی لاگت—مارچ 2025ء

اہم راہداریاں	مجموعی لاگت فیصد
سعودی عرب	4.7
امریکہ	4.4
عمان	1.9
برطانیہ	1.5
آسٹریلیا	1.5
متحدہ عرب امارات	1.4
قطر	0.7
کویت	0.5

ماخذ: عالمی بینک

شکل 5.4.2: لاگت اور ترسیلاتِ زر کی آمد: تخمینے

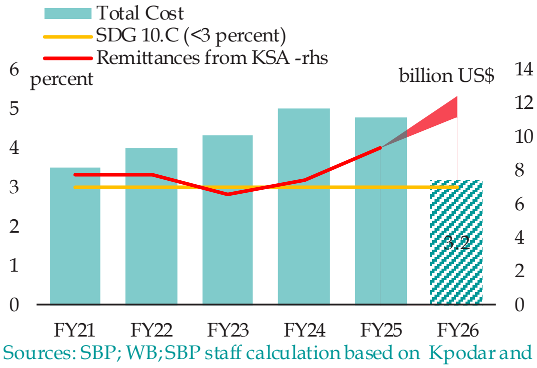

Sources: SBP; WB; SBP staff calculation based on Kpodar and Imam (2022)

راست–بونا انضمام کا ہدف بالخصوص عرب خطے سے پاکستان آنے والی ترسیلاتِ زر ہیں، جس کا مقصد ساختی بہتری کے ذریعے کارکردگی بڑھانا اور لین دین کی لاگت کو کم کرنا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد ترسیلاتِ زر کی لاگت کو 3.2 فیصد تک لانا ہے، جو پائیدار ترقی کے ہدف (SDG 10.C) کے 3 فیصد کے قریب ہے۔[87،88] لاگت میں تقریباً 1.5 فیصدی درجات کی یہ کمی، صرف سعودی عرب سے آنے والی ترسیلات میں قیمت اور حجم دونوں اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے، 0.5 سے 3 ارب ڈالر تک اضافہ کر سکتی ہے (**شکل 5.4.2**)۔[89]

راست–بونا انضمام ایک زیادہ پائیدار راستہ فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے کم لاگت لین دین اور بہتر کارکردگی کے ساتھ باضابطہ ترسیلاتِ زر میں اضافہ کیا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ مسائل کو مالیاتی زرِاعانت کے ذریعے پورا کرنے کے بجائے براہِ راست حل کرتا ہے۔

*اس باکس کی تیاری میں محمد نفیس کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

85 پاکستان کو بھیجی جانے والی ترسیلاتِ زر کا 85 فیصد سے زائد حصہ کمرشل بینکوں کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے۔ سعودی مانیٹری اتھارٹی کے سرحد پار ادائیگیوں سے متعلق ضوابط کے تحت رقوم کی ترسیل صرف مجاز مالی اداروں، بالخصوص کمرشل بینکوں، کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ دیگر جی سی سی ممالک میں ایسی سخت پابندیاں لاگو نہیں ہیں۔

86 راست–بُونا نظام بینکوں کے نوسٹرو (Nostro) اکاؤنٹس کی پیشگی فنڈنگ (prefunding) کی لاگت کو ختم کرتا ہے۔

87 www.sdgs.un.org/goals/goal10#targets_and_indicators

88 اس میں وہ سروس چارجز شامل ہیں جو بُونا اپنے رکن اداروں سے لین دین پر وصول کرے گا۔

89 اس میں قیمت اور حجم دونوں کے اثرات شامل ہیں؛ لاگت میں 1.5 فیصد کمی سے براہِ راست تقریباً 425 ملین امریکی ڈالر کی بچت ہوتی ہے۔ اگر غیر رسمی ذرائع سے آنے والی ترسیلاتِ زر کے 30 فیصد میں سے 10 سے 20 فیصد کو باضابطہ چینلز کی طرف منتقل کیا جائے تو ترسیلات میں تقریباً 3 ارب ڈالر تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ یہ تخمینے کپوڈر اور امام (2024ء) کی جانب سے پیش کردہ لین دین کی لاگت اور ترسیلاتِ زر کے باہمی تعلق پر مبنی ہیں۔ ان کے مطابق، 2011ء سے 2020ء کے دوران 71 ممالک کے پینل ڈیٹا سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ لاگت میں 10 فیصد کمی ترسیلاتِ زر میں تقریباً 2 فیصد اضافے کا باعث بنتی ہے۔ ڈبلیو ٹی او